147

Ю = 1147

ان من الشعر لحکمۃ وان من البیان لسحرا

مترشح قلم اعجاز رقم سرآمد سخنوران معنی گستر برگزیدہ کاملان سخن پرور شاعر عدیم بیان ناظم فصیح اللسان مستعد سخن طرازی عالی فطرت و ذکی جناب منشی محمد بدیع الدین صاحب فرحت سابق اردو پروفیسر لیس پی جی کالج و خلف الرشید علاج معالج فضل و کمال ناہج مناہج جامع جلامخزن معقول و منقول معدن فروع و اصول مجمع الحسنات منبع البرکات عالی جناب تقدس مآب حضرت مولانا مولوی شاہ غلام احمد صاحب قادری المتخلص بہ خوشگو ظلہ العالی متوطن ترچناپلی

(المسمّٰی بہ)

ہزاروں خم ہو خالی ہے انجمن باقی	زمانہ سر کہ جبین ... سخن باقی
خزان سے مٹ گئے گو سینکڑوں نقوش بہار	ابھی جہان میں ہے گلکاری چمن باقی

یادگار فرحت

١٣٢٦ھ

ہوں میں گمگشتہ یادگار ہے یہ	کاروان چل بسا غبار ہے یہ
سیر سے دلفگار ہوں مسرور	گلشن عشق کی بہار ہے یہ

مشمولہ غزلیات نعتیہ و قطعات تواریخ و رباعیات و مثنوی آئینہ وطن و گلشن فرحت و مسدس عروج غم و فرد غم و ترانہ حسرت و تاریخات موصولہ ہموطن حضرات وغیرہ

نوٹ ہر غزل کے شروع میں (ج) اور (ق) مرقوم ہیں جدید و قدیم غزلیں مقصود ہیں

حسب فرمایش جناب محمد مولانا صاحب ساکن مدہیرہ

مطبع نامی واقع مدراس مطبوع شد

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

حمد

مرا مطلع ہے مطلع آفتابِ حمدِ سُبحان کا
بیاضِ سطر سے خاکا اُڑا ہے مشرقستان کا

تجلّی مین ہے نقطہ نقطہ اسکا غیرتِ انجم
تجمّل مین ہے فقرہ فقرہ رشکِ مہرِ تابان کا

بنانے پر قلم مریخ ہے ماموراً نرو زون
عطارد ایک ادنیٰ ہے محرر میرے دیوان کا

ثریا خوشہ چینِ خرمنِ انوارِ معنی ہے
درخشانی مین ہی ہر لفظ ہمسر ماہِ رخشان کا

مرے اشعار کی اک مشتری ہے مشتری لیکن
زحل اک جنسِ ناقص ہی مرے طالع کی دوکان کا

صریرِ کلک ہے یا طائرِ سدرہ چہکتا ہے
گمان ہے اس زمینِ شعر پر گردونِ گردان کا

مین کس شاہِ جلیل القدر کی توصیف لکھتا ہون
کہ ہے صد غیرتِ کیوان ہر اک قرطاس دیوان کا

بعونِ مدحتِ ممدوح وہ زورِ طبیعت ہے
کہ لاتی ہے مضامین توڑ کر درعرشِ سبحان کا

کہ لفظونکی سجاوٹ ہے کہ جھرمٹ ہے ستارونکا
ہے میر ہر ورق پر ظنِ غالب سکو کیوان کا

تجلّی طور کی ظاہر ہے میری روشنائی سے
ید بیضا سے روشن تر ہے ہر اک صفحہ دیوان کا

کیا ہر ایک منکر کو مقرِ معجز بیانی نے
قلم ہے ہاتھ مین یا ہے عصا موسیٰ عمران کا

مسیحائی مری مشہور ہے سارے زمانے میں
فصاحت کو مری جسمِ سخن میں حکم ہے جان کا

زبان چلتی ہے جب دہشت سے تُرش کانپ جاتی ہے
عرض سے کم نہیں جوہر یہاں ہر تیغِ بُرّان کا

نیستانِ سخن میں فکر جب کرتی ہے جولانی
تو زہرہ آب ہو جاتا ہے شیرِ چرخ گردان کا

حقیقت سامری کی کچھ نہیں اس سحر کے آگے
یہاں ہاروت کو ہے حکم اک طفلِ دبستان کا

یہانتک کی ہے نیرنگِ سخن نے رنگ آمیزی
کہ ہر مضمون رنگین پر ہے دہوکا باغِ رضوان کا

یدطولیٰ انھیں کم مرتبے میں عرشِ اعلیٰ سے
کہ مرغِ سدرہ اک بلبل ہے فکرت کے گلستان کا

کروں میں شکر کس کس کا ادا موقع ہے مشکل کا
زبان کا یا سخن کا طبع کا یا فکرِ تابان کا

گدا تھا بینوا تھا مفلس و قلّاش تھا لیکن
دیارِ شعر میں مجھکو دیا ہے رتبہ خاقان کا

ہے کیا عنقا ہر اک معدوم سے موہوم تہی ہستی
کیا خورشید ذرّہ کو سخن کے مشرقستان کا

اوسی میرابر کن کی لطف سے ہے یہ گل افشانی
نہوتا خار و خس سے ورنہ کم شہر اس گلستان کا

دکھائی معرکوں میں اوس نے ہی نیرنگیِ نصرت
کھلایا گل نیا ہر جا عدو کے زخمِ خندان کا

نہ ہوگی پر نہ ہوگی شکر یہ سی مجھکو آزادی
ازل سے گر ابد تک ہو تعلق جسم و رجان کا

کیا چرکِ عدم سے پاک بخشا خلعتِ ہستی
رکھا تاجِ خلافت سر پہ دیکر گنج عرفان کا

دہن کو دی زبان اور دی زبانکو نطق کی قوت
بڑھایا حوصلہ لاکھوں خلائق میں انسان کا

اوسی نے مختلف اخلاط میں ہے اختلاط اتنا
ہوا ہے تابعِ خاک آب سے محکوم نیران کا

ہے جسکی عقل سرگردان ترے پرکارِ قدرت نے
کیا اربع عناصر دائرہ اک مرکزِ جان کا

رکھا دنیا میں با ناز و نعم یک عمر تک ہم کو
کیا بعدِ فنا وارث قصور و حور و غلمان کا

زہے طالع محمدؐ کو بنایا رہبرِ کامل
دکھایا راستہ لاکھون کو جسنے باغِ رضوان کا

شفیع المذنبین اور رحمۃٌ للعالمین ہے وہ
ہو کس منھہ سے ادا شکر اسکے جود و لطف و احسان کا

کفیلِ روزِ محشر ہے قسیمِ آبِ کوثر ہے
نگہبان اور یاور ہے ہمارے دین و ایمان کا

ملا اعلیٰ مہ و خورِ عقلِ کل اوسکے مسخّر تھے
خدیو اک کو کیا دیو و پری و جن و انسان کا

جلا طور او رموسیٰ غش ہین آئے اک تجلّی سے
ہوا پروانہ خود قوسین مین اوس شمعِ عرفان کا

ہزارون ناسخ و منسوخ ادیان ہوگئے۔ لیکن
ہوا دین نبی ناسخ جہان کے جملہ ادیان کا

کرے اعلیٰ کو ادنیٰ اور ادنیٰ کو کرے اعلیٰ
سلیمان مور تجھہ سے مور ہو ہمسر سلیمان کا

ترا وصف او ر دہن میرا بڑی بات او رمنھہ چھوٹا
مین کیا ہون۔ قافیہ ہی تنگ اس جا ہر سخندان کا

کسی دانا کے دامِ فہم مین آئی نہ تیری مدح
کرے مطلق کو پھر کیونکر مقید فکر نادان کا

اٹھائے حمدِ بے پایان کا بیڑا کوئی کب فن
نہ دیکھا پار ہوتے کوئی بیڑا بحرِ عمّان کا

ج

کھلایا گل نیا ہر فصل مین داغِ جدائی نے
ثمر پیدا کیا اس نخل کی نشو و نمائی نے

بکھیرین دھجیان ہر گل کی رنگ و نمائی نے
اڑایا رنگِ گلشن طائرِ رنگِ حنائی نے

صفائی سے کیا محروم دل کی ناصفائی نے
خدا کو کر دیا اوجھل ہماری خود نمائی نے

پتا پایا نہین تیرا کہین گلزارِ امکان مین
کلیسا و حرم کی خاک چھانی سب خدائی نے

رہا شل کا ہی شل دستِ یقین پا کر امانی
نہ دامن تک دیا چھونے کو تیری نارسائی نے

توجہ سے تری ہر دل شکستہ ہو گیا چنگا
اثر ڈالا نہ اس مجروح پر اوس مومیائی نے

ہزارون قافلون کو منزلِ مقصود پہونچایا — نہ بھٹکایا کسی گمراہ کو تیری رہنمائی نے
ہوا خورشید پابوسی سے تیری نیّرِ اعظم — تجلّی ماہ کو بخشی ہے داغِ جبہہ سائی نے
زیارت کی نہ تیرے گھر کی جس منحوس منعم نے — نہ پایا آشیان جنّت مین اوس بومِ طلائی نے
کب آئے ہم غریبونکو ارادہ گھر بنانے کا — کیا ہے دل مین گھر دنیاے دونکی بیوفائی نے
صراحی سینہ قلقل نالہ اور خونِ جگر ہے مل — کیا کیا کم فراہم سازِ عشرت بینوائی نے
رہی تقدیر میری عمر بھر ٹیڑھی کی ہی ٹیڑھی — نہ کی سیدھی کبھی چرخِ کہن کی کج ادائی نے
گرایا چرخ اور جنبش مین لایا عرش کو نالہ — رسائی سے رکھا ہے دور اسکو نارسائی نے
تعلق تھا حیات و ہجر مین۔ بعدِ فنا بلّے — کیا واصل خدا سے روح و قالب کی جدائی نے
نہ پار اترا کوئی مخلوق بحرِ عشق سے ابتک — حباب آسا کیا نابود سکو آشنائی نے
اوسی پر صادق آتی ہے انا من نور کی صحت — دو عالم کو کیا پُر نور نورِ مصطفائی نے
تجلّی وادیِ ایمن کی ہر صفحے سے روشن ہے — کیا حل طور کا عقدہ ہماری روشنائی نے

تیرا ہر شعر جادو ہے کرشمہ ہر سخن فرحتؔ
سخن گو کو کیا لبستہ تیری لب کشائی نے

ج

پھر بہار آئی وہی پھر گلشن آرائی ہوئی — پھر ہوا جوشِ جنون پھر دشت پیمائی ہوئی
پھر چمن مین پڑ گئی جان پھر مسیحائی ہوئی — گل کو شنوائی ہوئی غنچے کو گویائی ہوئی
پھر ہزارونکو میسر بزمِ صہبائی ہوئی — ہر شگوفہ جام اور ہر شاخ مینائی ہوئی
پھر صبا پھرتی ہے ہر گلشن مین اترائی ہوئی — عطر پایا طرۂ معشوق ہرجائی ہوئی

خود خدا ہی مل گیا عنقا خود آرائی ہوئی
بن گیا سودا طبیعت جبکہ سودائی ہوئی

دہر سے نادان ہوئے جب تیری دانائی ہوئی
سب ہوئے بیگانہ جب تیری شناسائی ہوئی

نشئہ وحدت چڑہا۔ کثرت کا اتر آیا خمار
چھوڑ دی شرکت جو ثابت تیری یکتائی ہوئی

پاؤن راہ ہستی فانی سے کھینچا دل نے جب
جادۂ ملک بقا مین گام فرسائی ہوئی

تیری رحمت کے سوا سر سبز کون ہسکو کرے
شاخ امید اندنون میری ہے مرجھائی ہوئی

کیا عجب برسائین ہم آنکھون سے ساونکی جھڑی
دل پہ ہے آہون پھر غم کی گھٹا چھائی ہوئی

ساغر و صہبا ہے ساز عیش ہے ساقی نہین
جلوہ گاہ دل مین جب سے بزم آرائی ہوئی

جون نظر آنکھون مین ہے وہ اور آنکھون سے نہان
نحن اقرب سے نہ کچھ دل کو شکیبائی ہوئی

دولت قرب خدا ملتی نہین جز بیخودی
کھنچ گیا جب دار پر منصور دلرائی ہوئی

آتش فرقت مین کیون جلتے نہ ہوتا دل اگر
کب بجھیگی آگ اس ظالم کی بھڑکائی ہوئی

جنس طاعت کے عوض حرص و ہوا ہی مول لی
عمر کی دو کان مین آخر بادپیمائی ہوئی

چار دانگ دہر مین فرحت ہوا مشہور۔ جب
شکل عنقا جستجوی کنج تنہائی ہوئی

غزلیات نعتیہ

دکھائے طبع کیا نیرنگ و سکے رنگ مدحت کا
کہ وا صف نخلبند کن ہے جس گلبن کی ندرت کا

کھلائے کوئی کیا گل اوسکے وصف رنگ و نکہت کا
سپا چلنے لگے لولاک سے جس گل کی مدحت کا

نہین کوئی عدیل اوس خسروِ ملکِ نبوت کا — کہ عرش اک سائبان ہے جسکے دیوانِ عدالت کا
زہے شمعِ ہدایت لمعۂ الطاف سے جسکے — ہوا کافور اندھیرا بزمِ عالم سے ضلالت کا
دکن سے اُتّر اور پورب سے پچھم ڈہڈہاتا ہے — چمن چارونطرف آٹھون پہر اوسکی عنایت کا
بشارت دی تھی روح اللہ نے جسکی شاعونکی — جہان ہے نورِ جبین اوس مہرِ گردونِ رسالت کا
کہ ہے اعجاز اوس امّی لقب کی ہے کتاب ایسی — کہ لوہا مانتا ہے یک جہان جسکی متانت کا
عملداری ہوئی ختم اوس پہ اقلیم رسالت کی — مری حجت کو دستاویز ہے مُہرِ نبوت کا
فلک نے پشت سے باصد ادب بہرِ وفِ پابوسی — ملک نے صدق سے بیڑا اٹھایا اوسکی خدمت کا
سفرِ معراج و براق اشہبِ روح الامین خادم — نظر آتا نہین کوئی سوار اس شان و شوکت کا
کلیم اللہ نے ایمن کے جنگل مین کیا منگل — ٹھکانا عرش و او ادنیٰ ہے اوسکی بزمِ عشرت کا
سجانے جسمِ موسیٰ پر نہ عیسیٰ پر یہ ٹھیک آیا — ہوا تھا قطع اوسکے جسم پر خلعت شفاعت کا
ہین سرگردان بگولے دشت مین گرداب دریا مین — رکھا ہے پیچ مین کس کس کو سودا زلفِ حضرت کا
ملا قسمت سے جب نوکِ مژہ کا سکّہ سودا — لیا کچھ دل نے سودا مول بازارِ شہادت کا
بھریگا اپنا کاسہ حسبِ خاطر مدعائے دل — ہو دریا جوش زن جب حشر مین اوسکی عنایت کا
وہ محشر مین نہ بھولیگا گڑھی مین آڑ آئیگا — کیا تھا جسنے بعدِ مرگ بھی ذکر اپنی امت کا

خوشا طالع ہوا مشکل کشای خلق کا مداح
عجب کیا دونون عالم سے ہو بیڑا پار فرحت کا

ہے عالی مرتبہ کیا حبذا محبوبِ سبحان کا — ق — جسے کہتے ہین او ادنیٰ ہے ادنیٰ فرشِ ایوان کا

مسیرِ شاہ کا عرش ایک فانوسِ خیالی ہے
ہے مہرِ مشرق اک شمعِ سحر اوسکی شبستان کا

منوّر چشمِ یعقوب اوس سے اس سے دو جہان روشن
فروغِ مہرِ یثرب کو نہ پھونچے ماہ کنعان کا

براقِ مصطفےٰ کو مرکبِ عیسیٰ سے کیا نسبت
ہے بالِ طائرِ سدرہ کو یھان رتبہ مگسران کا

کھلی لیل و ضحا کی معنی جب عارض پہ خط آیا
چڑہایا حاشیہ کیا کاتبِ قدرت نے قرآن کا

دمِ نزعِ روان کیا جانین تھی کس زلف کی الجھن
اڑایا کنجِ مرقد نے ہے غا کا سنبلستان کا

کیا یون سرخ رو آنسو کو کس لب کے تصوّر نے
ہوا فق رنگِ مرجان خون جگر لعلِ بدخشان کا

قدِ موزون کی ہے تشبیہ عنقا دونون عالم مین
قدِ طوبیٰ بلند اور پست قامت نخلِ بستان کا

نہ کیون ہو وجہہ عشرت وصفِ زلف و ابروِ احمد
شبِ قدر اسکو پایا اور مہِ نو اوسکو شعبان کا

دو تا چرخِ کہن کی پشت ہے کب ضعفِ پیری سے
بصد صدق و ادب در چومتا ہے اوسکے ایوان کا

اڑی ہے بلبلِ جانِ حزین کس گل کی حسرت مین
بندہا ہے میری تربت مین سمان گلزارِ رضوان کا

گئے ہم تو لگا کر واہ کس شمعِ ہدایت سے
اجالا قبر مین گھیرا ہوا ہے نورِ ایمان کا

ڈرا ہمکو نہ واعظ گرمیِ خورشیدِ محشر سے
رہیگا سر پہ سایہ شافعِ محشر کے دامان کا

ہے پائے فکر لنگ اور نطق کا بھی قافیہ ہے تنگ
کرین کس منہہ سے پھر ہم وصف اوس موصوفِ سبحان کا

ہوئی میراث مین شیرین کلامی حصّۂ فرحت
خوشا قسمت کہ خلف الصدق ہے خوشگوئی دوران کا

ج

جلایا دل کو آخر سوزشِ داغِ نہانی نے
لگائی آگ گھر کو اس چراغِ دودمانی نے

روان ہین اشک کیا معلوم کسکی یاد ڈھونڈہا تین
اتاری ابرِ نیسان کی اس گوہر فشانی نے

نہ پابوسی تھی شاید بخت مین جو نقشِ پا برسون — نہین ہلنے دیا ہمکو وطن سے ناتوانی نے

سیاہی سے لحد کی یاد آتی ہے شبِ فرقت — زمین مین بھی کیا داخل اس بلاے آسمانی نے

ہوا مردونکو دہوکا داغِ دل سے مہرِ محشر کا — کہ نفخِ صور کا خاکا اُڑایا نوحہ خوانی نے

تمنا تھی کرینگے خاکِ دہلیزِ نبی سر کو — رکھا محروم اس حسرت سے مرگِ ناگہانی نے

رخِ رنگین کی دُہن مین گریہ تھا کب رائگان میرا — بنایا سرخ رو عقبیٰ مین اشکِ ارغوانی نے

قصور و حور و غلمان کوثر و باغِ جنان دیکر — بڑہایا حوصلہ امت کا تیری قدردانی نے

ہین کیا سنگ و شجر شمس و قمر ہین تابعِ فرمان — دو عالم کو کیا محکوم تیری حکمرانی نے

نہ ہوگی پر نہ ہوگی باغِ ایمان کی بہار آخر — کیا شاداب یا تنک اوسکو تیری باغبانی نے

ہین پھونچے مصرِ مقصد قافلے سارے عزیزونکے — کنوین ہمکو جھکایا چشمِ تر کی کاروانی نے

بدولت یادِ لب کی کیا ہی دولت ملگئی اے حشیم — کیا کانِ بدخشان جیب و دامان خون فشانی نے

اگر لوہا کوئی منکر نہ مانے غم نہین فرحت
پڑہایا کلمہ لاکھون کو تری معجز بیانی نے

ج

لب پہ جان آگئی قاصد کوئی آیا نہ گیا — رازِ دل غیر سے صد شکر چھپایا نہ گیا

رخ سے پردہ کبھی اے کاش ہٹایا نہ گیا — شکلِ موسیٰ مین زخود رفتہ بنایا نہ گیا

سرمۂ اہلِ نظر خلق مین مانا جاتا — طورِ دل ایک تجلی سے جلایا نہ گیا

خاک چھانی حرم و دیر کی پر تو نہ ملا — خبط سے شیخ و برہمن کا خدا یا نہ گیا

سیکڑون صدمے سہے پر نہ بچی اینٹ سے اینٹ — ہجر مین قصرِ عناصر مرا ڈھایا نہ گیا

اشکِ خونِ ناب نے ہر روز کیا تر دامن
داغِ تر دامنی دامن سے مٹایا نہ گیا

خواب میں بھی نہ رخِ یوسفِ یثرب دیکھا
طالعِ خفتہ مرا حیف جگایا نہ گیا

کودکِ اشک کے آگے نہ چلا ضبط کا بس
راز اس لختِ جگر سے ہی چھپایا نہ گیا

غنچۂ دل مرا ہر وقت ہے کیوں افسردہ
شکلِ گل جامہ میں کسدوہ سمایا نہ گیا

دو قدم آگے رہِ عشق میں ہوتا سب سے
بارِ احسانِ الم دل سے اٹھایا نہ گیا

چاک کی طرح عبث چرخ کو کیوں چکر ہے
بخت بگڑا ہوا اس سے تو بنایا نہ گیا

سخت جانی کا برا ہو کہ سسکتا ہے ابھی
دلِ دونیم اک ضربِ غم سے بنایا نہ گیا

اسقدر بوجھ امیدوں کا لدا تھا دل پر
میرا دو چار سے تابوت اٹھایا نہ گیا

مر گیا فرحتِ ناکام اسی حسرت میں
تشنہ لب شربتِ دیدار پلایا نہ گیا

مداح ہوں میں کسِ شہ کیوان سریر کا
ہے عرش پر دماغ قلم کے صریر کا

لکھتا ہوں وصف کس قمرِ بے نظیر کا
روکش ہر ایک لفظ ہے بدرِ منیر کا

پھر کس بشر کو اوس سے دعوائے ہمسری
فق رنگِ رخ ہے جس سے مہِ مستنیر کا

یک بے بدل جوان کا ہوا تھا یہ فرشِ پا
کیا بخت نوجوان نہ ہوا چرخِ پیر کا

ہو جائیں خوان چرخ پہ اعجازِ شاہ سے
گر حکم ماہ و خور کو ہو نان و پنیر کا

لیتا ہے دل تڑپ کے مزے عینِ ہجر میں
یادِ مژہ نے کام کیا نوکِ تیر کا

ہر وقت ذہن ہے سرمۂ چشمِ حضور کی
دل میرا ہو گیا ہے فقیر اس لکیر کا

کسکو سنا کے وجد مین لائیگا نالہ دل
چلتا نہین چمن مین پتا ہمصفیر کا
منزل پہ لائی کشمکش امید و بیم کی
ہے شکر اتباع بشیر و نذیر کا
امت پہ اوسکا حشر مین ہو ظل عاطفت
تھا سایہ جسکے جسم پہ ابر مطیر کا
کیونکر نہ روز حشر وہ گرتون کو تھام لے
ہے نام دستگیر میرے دستگیر کا
چھوٹے ہوے بڑے ترے لطف عمیم سے
ہون مرتکب گناہ صغیر و کبیر کا
چھڑکین زلال زمزم و خاک در رسول
خواہان مرا کفن نہین عطر و عبیر کا

فرہاد فکر تیشہ قلم ہر زمین ہے کوہ
فرحت ترے سخن مین ہے حظ جوی شیر کا

چرخ پر کوئی سر طور کوئی جا ٹھہرا
منتکای شہ دین عرش معلی ٹھہرا
کعبہ کہتے ہین جسے خلق کا قبلہ ٹھہرا
قبلۂ کعبہ ترا نقش کف پا ٹھہرا
گہ غلتن گاہ بدخشان مرا ماوی ٹھہرا
دہن نہ لب کی گئی نے زلف کا سودا ٹھہرا
رشحۂ ابر تھا برق کا رعشہ ٹھہرا
نہ تھما اشک نہ کچھہ دل کا تڑپنا ٹھہرا
بزم غم گردش گردون نے دکھائی آخر
دل پرخون ہی مرا ساغر صہبا ٹھہرا
جام غم اپنا ہوا وصف دہن مین لبریز
لب کوثر مری عشرت کا ٹھکانا ٹھہرا
یاد رخ مین مجھے ہنس ہنس کے رلا دیتا ہے
دل نکھر نام مرا ہر گل کو تماشا ٹھہرا
بڑھنے دیتی نہین گر آگئے ہجوم حسرت
مرے تابوت کو لیجائیے ٹھہرا ٹھہرا
تاب ہے جسکے ہوے سارے اطبا بے تاب
مہر محشر مرے اک زخم کا پھاہا ٹھہرا

کرلیا رنج والم نے دل وجان کو تقسیم
وارثِ خاک بھی آخر کو بگولا ٹھہرا

نہ زمین کو نہ فلک کو نہ ملک کو پایا
قابلِ عشق فقط خاک کا پُتلا ٹھہرا

آج انصاف ملے ہجر کی بیدادی کا
عرش پر جاکے مرا خونِ تمنّا ٹھہرا

اور کچھ ساتھ نہ رکھتا ہون مین سامانِ سفر
دفترِ نعتِ نبیؐ حشر کا توشا ٹھہرا

دشتِ غربت مین ہوی موت جو تشنہ فرحتؔ
گور وادی تو کفن دامنِ صحرا ٹھہرا

نہ باز آئیں چشمِ تر ممنون ہون دریا بہانیسے
تنِ کاہیدہ پہونچے شاہ تک تیرے بہانیسے

دلِ پر داغ تھا سرو چراغان لو لگانیسے
~~نہین تھمتی ہے اب دل کی طپش آنسو بہانیسے~~

ق

امیدان لختِ دل سے تھی کڑی مین آڑے آئینگے
نہین تھمتی ہے اب دل کی طپش آنسو بہانیسے

عدم کے جانے والو اُس مسیحا دم سے کھدینا
"ترا بیمارِ غم مایوس ہے سارے زمانیسے"

فلک سے کب ہے چشمِ شادمانی دل فگارون کو
چمن مین ہو گئے پامال غنچے مُسکرانیسے

خیالِ حور یاد چشم مین ہے طاقِ نسیان پر
پھر اب مطلب ہے کیا واعظ مجھے جنت مین جانیسے

اوٹھائے یا قضا یا اشک کا دریا بہا لیجائے
اٹھون جون نقشِ پا ہرگز نہ تیرے آستانیسے

بہ مین داغِ دل کنجِ لحد ہے نور کا مسکن
بَری ہون بارِ منّت شمع کا یکسر اٹھانیسے

رکھا محروم مجھکو ہم صفیّا حوادث نے
نہ اڑکر سیرِ گلزارِ عرب کی آشیانیسے

نہ دل کہتے تھے ہم تجھسے کڑی ہے عشق کی منزل
جنون کھلوائیگا پتھر پہ پتھر سر کھجانیسے

خیالِ خال و چاہِ ذقن کی دہن مین جیتے ہین
اسیرِ دامِ الفت مطمئن ہین آب و دانیسے

بعون وصف لب باندھا ہے کاشانہ لب کوثر — مجھے کسطرح پھر روکیگا رضوان خلد جانیسے
ہم آخر جائینگے اس ہفت خوان کی راہ سے تک — فلک کب پست ہو ہمت ترے بالا تبا نیسے

ہوا صد شکر بیڑا پار فرحت ساری امت کا
شفاعت کا شفیع المذنبین بیڑا اٹھانیسے

ہے ہوس دل کو ضلالت مین جہانکی جور کی — اس تدبیر مین اوسے سوجھی ہے کیونکر دور کی
کس رخ روشن کی ہم توصیف کرتے ہین رقم — روشنائی ہین ہماری روشنی ہے طور کی
قد قیامت کیون کہون ہے اس سے راحت اوس سے رنج — ق — گر کرون منسوب طوبیٰ سے ہے نسبت دور کی
زخم شام ہجر پر پاہا ہو صبح وصل کا — سعی بیجا ہے طبیبو مرہم کافور کی
اس سے ہر دن حشر برپا اوس سے ہوگا ایکدن — کیا حقیقت آگے نالے کے ہے نفخ صور کی
ہردم اس کھڑکی سے آتی ہے مدینے کی ہوا — کچھہ دوا کرتا نہین دل کے مرے ناسور کی
ابر باران سے کھلیگی چشم تر کی کیفیت — برق سے معلوم ہو حالت دل مہجور کی
یاد ادھر ابرو کی آئی دل اودھر بسمل ہوا — الامان کہنے لگی تیرش دم ساطور کی
جنس بازار محبت کی ہوی کچھہ اشترا — مشتری نے جب خریداری دل منظور کی
نام اونکا زندہ ہے تا حشر جو ہین اہل ظرف — آجکل قایم ہے شہرت کاسۂ فغفور کی
حکم سے تقدیر کے ترک وطن کرنا پڑا — کام کیا تدبیر آئی بندۂ مجبور کی
دیکھتا ہون جسطرف ہے نور احمد کا ظہور — پھرتی ہے تصویر آنکھون مین انا من نور کی

جان اگر منظور ہے حق جانکر فرحت کہو

بھولتے ہین آپ شاید داستان منصور کی

عشقِ محبوبِ خدا اگر ناخدا ہو جائیگا
پار بیڑا دونون عالم سے مرا ہو جائیگا

گر شبِ فرقت مین دل گرمِ بکا ہو جائیگا
ق
چرخ پر شورِ فغان سے تہلکا ہو جائیگا

دل سے رخصت قافلہ جب اشک کا ہو جائیگا
نالہ ہنگامِ سحر بانگِ درا ہو جائیگا

یادِ ابرو مین سرِ نوکِ مژہ ہو جائیگا
دل طپش مین طائرِ قبلہ نما ہو جائیگا

گر میسّر سایۂ دولت سرا ہو جائیگا
سر پہ اک بارِ گران ظلِّ ہما ہو جائیگا

گر مطیر ابرِ کرم اوس شاہ کا ہو جائیگا
بارورِ نخلِ تمنّای گدا ہو جائیگا

عشقِ شہ مین جو فنا قبل از فنا ہو جائیگا
جیتے جی وہ رہرو ملکِ بقا ہو جائیگا

گر کرے ہجرت خودی وصلِ خدا ہو جائیگا
ماسوا اللہ سے کھین رتبہ سوا ہو جائیگا

راکبِ رفرف کا جو مدحت سرا ہو جائیگا
لامکان فکرِ رسا کا متّکا ہو جائیگا

سوئے یثرب بخت خضرِ رہنما ہو جائیگا
شربتِ شوقِ لقا آبِ بقا ہو جائیگا

حشر مین وہ خلق کا مشکل کشا ہو جائیگا
جس کے لب کھلتے ہی درِ جنّت کا وا ہو جائیگا

ارمغانِ نکہتِ گل کا بھی کچھہ رکھنا خیال
باغِ یثرب مین گزر گر ای صبا ہو جائیگا

غم نہین احباب گر آئین نہ ہمرہ قبر تک
حسرتون کا نعش پر ایک جمگھٹا ہو جائیگا

جسنے فرحت پائی ہے ترکیبِ نسیان وخطا
قائلِ دع ما کدر خذ ما صفا ہو جائیگا

دُہن ہے ابرو کی رخِ شاہِ امم سے پہلے
سجدہ محراب مین ہے طوفِ حرم سے پہلے

آنکھہ کھولی تو فراق آگے تھا اوجھل ہین وصال
صبحِ عشرت نہ ہوی شامِ الم سے پہلے

پر اثر گریہ کی دیتے ہین دمِ سرو نوید
کیا ہوا ٹھنڈہی ہے بارانِ کرم سے پہلے

مانگتا بھولے سے تسنیم نہ واعظ۔ ہوتی
آگہی کیفیتِ بادۂ غم سے پہلے

مفتخر اور کسی سے نہ ہوا پر نہ ہوا
عرش کیا شی تھا ترے فیضِ قدم سے پہلے

مدحتِ قامتِ بے سایہ ہو گر خضرِ طریق
کیا عجب دشتِ بقا طے ہو عدم سے پہلے

صفتِ چشم جو لکھنے کو اٹھاتا ہون قلم
حورِ عین چومتی ہین ہاتھہ رقم سے پہلے

وصف اوس باعثِ عالم کا ہو کب مجھ سے رقم
رونق افزا ہوا جو لوح و قلم سے پہلے

شوقِ بیمار کو پہونچا دے مسیحا دم تک
دم مین دم آئے۔ مری مرگ کے دم سے پہلے

حاصل افسونِ سخن سے ہوی تسخیرِ قلوب
یہہ عمل ہاتھہ لگا نقشِ درم سے پہلے

سینہ کوبی کے نشان دیکھہ الم دل نے کہا
شاہیِ فرحت کو ملی طبل و علم سے پہلے

جگر ہم دہیان ہین کس زلف کے صید چاک کرتے ہین
ہزارون تیر دل سے پار دمِ مژگان گزرتے ہین

ق

کیا عجب بیٹھہ جائے کاخِ گردون گر حباب آسا
مرے رونیکے آگے ابر و دریا پانی بھرتے ہین

دمِ سجدہ اگر محرابِ ابرو یاد آتا ہے
تو کعبے کی عبادت طاق پر نسیان کے دھرتے ہین

بنائی کس زمینِ پاک کی الفت نے خاکستر
زیارت کو مری تربت پہ اہلِ چرخ اترتے ہین

اوبھلین ہوتی ہے اقلیمِ بقا کی خسروی حاصل
گدایان بہی اس دار فانی مین جو مرتے ہین

نہ خائف واصفِ گیسو ہین دوزخ کے سلاسل سے
قیامت سے نہ قامت کے ترے مداح ڈرتے ہین

قلم کے منہہ سے وصفِ لب ہیں کیا ہی پھول جھڑتے ہیں
یہ رنگین لفظ ہیں یا باغ ہیں غنچے ابھرتے ہیں

نہ رکھتے ہیں جو ہمرہ زادِ راہِ عشقِ شاہِ دین
وہ غم کھا کھا کے انگشتِ تاسف ہی کترتے ہیں

کیا بوجہل کو کیا فائدہ اعجازِ احمد نے
نہیں تدبیر سے تقدیر کے بگڑے سنورتے ہیں

جو دل گردابِ غم مین غوطہ زن ہین روز و شب فرحت
وہ بحرِ عشق سے بے ناؤ و بے ناوِیا پار اترتے ہین

ہے اطمینان آہِ نارسا پر
ہرا ہے متکا بامِ ہوا پر

نہ زیرِ بارِ احسانِ سلاسل
دلِ آشفتہ ہے کس زلفِ دوتا پر

وہان کعبہ یہان کعبے کا قبلہ
شرف طیبا کو ہے اُمّ القریٰ پر

تڑپنے کا مزا ہم جانین اور ہجر
فضیلت اس مرض کو ہے شفا پر

ہے گر امید اشکِ بے اثر سے
بھروسا کیا ہے پانی کی بنا پر

لکھین ہم رخ سے پہلے وصفِ گیسو
سبق والیل کو ہے والضحیٰ پر

ہوا او سجا پہ بال افشان بصد شان
جلے جسجائے پر جبریل کا پر

بچیگا شر سے ہر جنّ و بشر کے
جو ر گرڑے سر درِ خیر الورا پر

پیٔ ایذا ہین کفر و شرک و بطلان
تجھے دل ہم نے سونپا ہے خدا پر

ہمیشہ زندہ ہم مخمورِ غم ہین
نہ خضر اترائیے آبِ بقا پر

ہے ضعف اتنا نکلتی ہے نظر بھی
سہارا کر کے مژگان کے عصا پر

نصیبِ خاکمین تھی صرصرِ ہند
تقاضا کیا ہے یثرب کی ہوا پر

کھلے دِل کی گرہ مشکل کشا سے | کمر گردون نے باندہی ہے جفا پر

مقر ہین خامۂ فرحت کے منکر
شرف ہے اوسکو موسیٰ کے عصا پر

الحفیظ ای مظہر جان الحفیظ
الحفیظ ای وجہہ ایمان الحفیظ ق
المدد ای چارۂ بیچارگان
جان بلب بیمارِ عصیان الحفیظ
سخت مشکل راہ منزل ہے کٹھن
اور ہم بے ساز و سامان الحفیظ
پار کیون اترین نہ عقل بیڑا کوی
جوش پر ہے بحرِ حرمان الحفیظ
سر پہ ہے ابر سیہ بختی گھرا
چشم سے برپا ہے طوفان الحفیظ
سنتے ہین ہم گرمیِ بازارِ حشر
زر سے خالی جیب و دامان الحفیظ
سب عمل کہوٹے کھرا کوئی نہین
کچہ نہ لین جز جنسِ خذلان الحفیظ
ڈوبتی ہے کشتی عمرِ عزیز
موج زن دریای عصیان الحفیظ
کھیلتی ہے موت سر پر عشق مین
گوی ہے وہ تہہ اور یہ میدان الحفیظ
سایۂ خنجر تلے جیتے ہین ہم
جب سے ہین مفتونِ مژگان الحفیظ
دل ہے بریان چشم گریان المدد
جان ہے وقفِ برق و باران الحفیظ
وہ بیابانِ مرگ ہون کوئی نہین
نعش پر جز یاس و حرمان الحفیظ
جاؤن کس منہہ سے خدا کے روبرو
ہون گناہون سے پشیمان الحفیظ
ساتھہ کچا اور خالی ہاتھہ ہے
ہے سفر سے دل ہراسان الحفیظ

مخلصی کی آئے کب صورت نظر — شکلِ آئینہ ہون حیران الحفیظ

شعر موزون ہے تری کل کائنات
کیون گران فرحت ہو میزان الحفیظ

ق

کب شاد ہجر مین دلِ ناشاد ہو گیا — کس روز بندِ غم سے مین آزاد ہو گیا
دل آجکل ہے میرا گزرگاہِ رنج و غم — ویرانہ تھا جو عمر بھر آباد ہو گیا
گو وار سینکڑون ہوے اک خط پڑا نہین — غرقابِ شرم خنجرِ جلّاد ہو گیا
تجھسا حسین قاف سے عنقا ہے قاف تک — انسان تو کیا نہ کوئی پریزاد ہو گیا
مجنون کو تیرے کیون نہ ہو ہر گام پر خلش — ہر خارِ دشت نشترِ فولاد ہو گیا
یکسان ہے مجھکو قیدِ وجود و عدم یہان — مین شکلِ سرو بار سے آزاد ہو گیا
ہمراہِ آہ نکلے قرار و سکون و دل — یکدم مین خانمان مرا برباد ہو گیا
وحشت سکھائی مین نے ہی فرہاد و قیس کو — شکرِ خدا جنون مین بھی اُستاد ہو گیا
تصویرِ شاہ کھچ نہ سکی تا دمِ حیات — راہی عدم کو شرم سے بہزاد ہو گیا

فرحت عبث ہے شکوۂ چرخِ جفا شعار
خود بختِ ناسزا ستم ایجاد ہو گیا

ہین سرمہ یادِ چشم مین سب سخنوان عبث — گردش مین صبح و شام ہے کیون آسمان عبث
نکلا ہے دل سے یوسفِ یثرب کی چاہ مین — کب میرے اشک کا ہے روان کاروان عبث
سرگرمِ نالہ شرر افشان ہون عندلیب! — ہمسایہ ہین نہ میرے بنا آشیان عبث

کوئی ہنسی ہے روکشِ باغ و بہارِ خلد
یادِ دہن میں ساغرِ کوثر چھلکتے ہیں
گریہ سے پہلے آہ نے اظہارِ غم کیا
میں ہون شہیدِ خنجرِ عشقِ رخِ رسولؐ
بنتی نہیں کسی سے سرِ موشگافیِ زلف
ہر شمع کوی شاہ ہے صد رشکِ مہر و ماہ
مطلب کا صید ہاتھ لگے تیرِ آہ سے

ج

واعظ کے سر میں یہ ہے ہوسِ باغِ جنان عبث
سیاوکا چشم میں نہ بندھا ہے سمان عبث
پھر کیون ہے دیدہ دل کا مرے ترجمان عبث
دکھلا رہی ہے شمع مجھے کیون سنان عبث
کرتا ہے موشگافی ہر اک نکتہ دان عبث
کھینچی ہے دور آپکو کیون کہکشانِ عبث
کب قدم اخمیدہ ہے شکلِ کمان عبث

نالے سے عندلیب کے کھلتے ہیں گلؐ نئے
فرحت نہ ہجرِ شاہ میں ہے نوحہ خوان عبث

سرِ چرخ حق کے حبیب نے جو مُنہ سے پردہ ہٹا دیا
کوئی جانے کیا اوسے جسنے مژدۂ من رآنی سنا دیا
گیا عرش و کرسی و لامکان ہوی سیرِ رفرف و دفرفے
تھا فرق ذات وصفات کا جو برنگِ بو تھا وہ گل بنا
کیا باغِ خلد میں جب گزر دیے گل جنونکو طرفہ تر
کیا تو نے چرخ پہ شق قمر۔ کیا خشک نخل کو بار ور
تجھے جھک کے سجدہ صنم کیا۔ تھا کلام وحشی و یم کیا
کوئی تجھ سا اور کہا ہوا۔ نہ یہاں ہوا نہ وہان ہوا

ج

کیا ہر ملک کو کلیم وش تو فلک کو طور بنا دیا
کوئی دیکھے کب اوسے جسنے جزو میں کل کا جلوہ دکھا دیا
جو تھا جسم ہو گیا جا جان۔ جو تھا قطرہ یم میں ملا دیا
ہوا گل جو بلبلِ خوشنوا۔ تو نویدِ انتَ انا دیا
ترے رخ نے غرّہ حسنکو دلِ حور عین سے بھلا دیا
ترا سایہ تھا نہ زمین پر۔ تجھے سایہ ابر نے تھا دیا
تھا حجر نے پشت کو خم کیا تھا شجر نے سر کو جھکا دیا
تو فروغ ہر دو جہان ہوا۔ ترا رتبہ سب سے بڑھا دیا

تو شفیعِ روزِ جزا ہوا۔ تو کفیلِ ہر دو سرا ہوا
تو معینِ خلقِ خدا ہوا ہمین دامِ غم سے چھڑا دیا

ترا داغِ عشق ہے جلوہ گر۔ کہ ہے رشکِ ماہ مرا جگر
ہون نثار تیرے نوال پر اس اندھیرے گھر کا دیا دیا

نہو تجھ سے فرحتِ تفتہ جان تو کہان نبیؐ کی ثنا کہان
وہ خدا خود اوسکا ہے مدح خوان تجھے جسنے فکرِ رسا دیا

شبِ فرقت شررِ فشان جو آہِ آتشین نکلی
ہوا سیّار کو ثابت زمین چرخِ برین نکلی

ترے دیدار کی دُھن مین جو آہِ آتشین نکلی
تھی حیران روحِ موسیٰ ہند کی سینا زمین نکلی

تمنّا تھی کرینگے خاکِ در سر فرشِ پا آنکھین
دلِ محزون سے صد حیف اک حسرت بھی نہین نکلی

قدم آگے نہ رکھنا قابضِ جان باغِ یثرب سے
نہ سیرِ علیّین کو بلبلِ جان حزین نکلی

نظیر اصلا نظر آتی نہین ساری خدائی مین
خدارا تیری صورت عینِ صورت آفرین نکلی

ازل سے کر دیا کیا ہی ترشرو تیری بخشش نے
ابد تک موجِ دریا سے نہین چینِ جبین نکلی

دکھایا چشمِ دیدارِ نبیؐ نے روی یاس آخر
یہ حسرت بھی نہ دل سے حیف وقتِ واپسین نکلی

جو جاتا ہے وہان خلدِ برین کا حظ اٹھاتا ہے
فضا مین زیرِ گردون طرفہ بطحا کی زمین نکلی

کیا مرہونِ منت شاہِ اوادنی کی مدحت نے
مری فکرِ رسا بھی عرش کی مسند نشین نکلی

یہ کس شیرین سخن ممدوح کا اعجاز ہے فرحت
حلاوت مین تری ہر نظم رشکِ انگبین نکلی

ہوی ہین خلق جفائین گر آسمان کے لئے
تو آستان ہے ترا امن اک جہانکے لئے

نہ ڈالے آنکھ کبھی حور پر ترا شیدا
جنان کو چھوڑ دیا ہم نے قدسیانکے لئے

ج

ہوی وہ سرو چراغان شرر سے آہِ رسا
رکھی ہے روشنی باقی نہ کہکشانکے لئے

عبث گھسیگی دامن کو برق کانٹون مین
کبھی گر الجھے مرے خارِ آشیانکے لئے

بغیر نالہ نہ ہوتی ہے سیلِ اشک روان
کہ احتیاج جرس کی ہے کاروانکے لئے

لحد مین دیکھ کے جوشِ جنون تمین وحشی
زبان نہ کھولین نکیرین امتحانکے لئے

جگر کا خون کیا یادِ مژہ نے دل کو دونیم
لگا نہ تسمہ رکھا تیغ خون فشانکے لئے

نہ ہے نصیب نہین ہم ہمائے اوجِ شرف
ملے مدینہ مین جا مشت استخوانکے لئے

نہ ہاتھ اگر کوئی گل آئے باغِ امکان مین
تو داغِ دل مرا کافی ہے ارمغانکے لئے

بجز ترے ہے پڑا بے چراغ خانۂ دل
مکین ضرور ہے آخر ہر ایک مکانکے لئے

نہین ہے کیفیت بزمِ مے بجز قلقل
رہون نہ پنبہ دہن ہے دہن بیانکے لئے

لگا کے غوطہ گیا بحرِ شعر مین فرحت
دُرِ سخن کو دیا چھوڑ قدردانکے لئے

کب رازِ عشق اشک سے میرے عیان نہین
کس روز دیدہ دل کا ہوا ترجمان نہین

شکلِ ہلالِ عید مین کب ناتوان نہین
بیمارِ عشق کا ترے شہرہ کہان نہین

رنجور جانتے ہین راحت ہے کون چیز
شکلِ ہما ہے نام پہ کوسون نشان نہین

پُر داغ دیکے دل لیا عشقِ گران بہا
سودے مین آپکے سود ہوا کچھ زیان نہین

کہنا یہ جا کے ضبط ضرر در اضطراب سے
منزل پہ چشمِ تر کا گیا کاروان نہین

کس کام کا وہ دل کہ نہو جسمین تیری یاد
کیا چیز ہے زبان جو تری مداح خوان نہین

جس سرزمین پہ گھستے ہین سر اہلِ آسمان
اوس آستان سے بڑہکے کوئی آستان نہین

کوئی ہنسے کو کیون ہین گلستان سے دون مثال
یہہ وہ چمن کہ جسمین ہے بوئے خزان نہین

دعوی پہ ہمسرخی کے طمانچے لگا کے روز
کس گل کا مُنہہ صبا نے کیا ارغوان نہین

پہونچا وہ اوس مقام پہ کفش و عصا کیسا تہہ
جسجا سے پر رسائیِ وہم و گمان نہین

مین قابلِ جحیم ہون جنت مین بھیجدے
جز تیرے کوئی حاکمِ نار و جنان نہین

چلتے ہین تیرے حکم پہ ماہ و خور و نجوم
کس آسمان پر ترا سکہ رواں نہین

دنیا مین سُرخ رو کیا عقبیٰ مین روسفید
رنگینیِ وصفِ شہ کی گئی رائیگان نہین

دلِ شہرتِ سخن کا ہے منت کش آجکل
فکرِ اشاعت اور غمِ قدردان نہین

فیضِ سخن کو دہر سے فرحت نہ کر دریغ
کیا غم ہے دُرفشانی پہ گو جان فشان نہین

اضطرابِ دل کہان ہے ماہیِ بے آب مین
طائرِ قبلہ نما مین برق مین سیماب مین

ق
طاقت و تاب و توان سب کھوئے جوشِ اشک مین
خانمان اپنا ڈبویا دل نے اس سیلاب مین

مجھکو ہے عینِ عبادت چشم و ابرو کا خیال
یہہ فضیلت کب ہے زاہد مسجد و محراب مین

ہے گلِ شاداب مین کب رنگ و بوی مصطفےٰ
نورِ عارض ہے کہان خورشیدِ عالمتاب مین

تا ابد ممکن نوازش مین نہین اُسکی نظیر
ہے ازل سے قلزمِ مواج پیچ و تاب مین

چاہ مین دامانِ مقصد کی تلون کیونکر نہ ہاتہ
آج تک آیا نہین وہ رشکِ یوسف خواب مین

کشورِ غم کے ہین دو دریا عمّان چشمِ تر
یہہ روانی کب ہے گنگ و راوی و دوآب مین

فرشِ خاکِ کوی احمدؐ تختِ شاہی ہے مجھے ۔۔۔ ہے سرِ مو دل نہ الجھا مسندِ سنجاب مین

(ق)

کب دُرِ مضمونِ نو ہاتہہ آئیگا ہر بحر مین
غوطہ زن فرحت ہے فکرِ گوہرِ نایاب مین

دل کو بہاتی ہے فضای چمنستانِ عرب ۔۔۔ باغِ فردوس ہے ہمدست و گریبانِ عرب

بڑہگئی فیضِ محمدؐ سے کہین شانِ عرب ۔۔۔ رشکِ طوبیٰ ہے ہر اک نخلِ گلستانِ عرب

ہر خذف رتبہ مین ہے ماہِ مبین سے فائق ۔۔۔ بڑہکے ہے مہر سے ہر ذرۂ میدانِ عرب

صحنِ فردوس سے خوشتر ہے کہین ہر کوچہ ۔۔۔ قصرِ جنت سے فزونتر ہے ہر ایوانِ عرب

مِل گیا اوج ہوا اوسکو اسے قربِ خدا ۔۔۔ لامکان تک ہے روان تختِ سلیمانِ عرب

یان ہے معراج جسے عشقِ نبیؐ مین ہے عُروج ۔۔۔ مشعلِ طور ہے ہر شمعِ شبستانِ عرب

وان صفاتی تہا۔ ہے یان جلوۂ نورِ ذاتی ۔۔۔ غیرتِ وادیِ ایمن ہے بیابانِ عرب

وان جلو مین پری و دیو تہے یان حور و ملک ۔۔۔ ہے سلیمان سے فزون حشمتِ سلطانِ عرب

کیون زمین کو مین وہان کی نہ کہون رشکِ فلک ۔۔۔ بڑہکے رتبے مین ملک سے ہے ہر انسانِ عرب

ہون وہ آشفتہ نہ دون ہاتہہ سے مین ای رضوان ۔۔۔ گُلِ جنت کے عوض خارِ مغیلانِ عرب

نہ گئی وحشتِ دل بعدِ فنا۔ تربت مین ۔۔۔ دیکھہ حورون کو سمجھتا ہون غزالانِ عرب

(ق)

خاک ہو جبکہ نہین اٹہتی ہے اصلا فرحت
سر مین میرے ہے ہوای چمنستانِ عرب

چڑہا عصیان کا ہے دریا اغثنی یا رسول اللہ ۔۔۔ ہو میری ناؤ کے نیّا اغثنی یا رسول اللہ

ہوا و حرص کا طوفان ہے شدو مد بے پایان — اٹھا جھگڑے پہ ہے جھگڑا اغثنی یا رسول اللہ
گھٹا غفلت کی ہے حائل نظر آتا نہین ساحل — مرا کیون پار ہو بیڑا اغثنی یا رسول اللہ
بھنور مین ناؤ گھرتی ہے قضا آنکھو نمین پھرتی ہے — عجب موقع ہے مشکل کا اغثنی یا رسول اللہ
ادھر آہِ شرر افشان اودھر ہے دیدۂ گریان — سمان ہے برق و باران کا اغثنی یا رسول اللہ
حباب آسا دلِ مضطر کفن باندہا ہوا سر پر — ہے موجِ فکر مین الجھا اغثنی یا رسول اللہ
شبِ فرقت جب آتی ہے بلا ایک سر پہ لاتی ہے — ہوا اِس دشمن کا منھہ کالا اغثنی یا رسول اللہ
مدینے کا ہے جی طالب ہے خواہان ہند کا قالب — یہ جسم و جان مین ہے جھگڑا اغثنی یا رسول اللہ
رکھا ہون گوہرِ ایمان لگا ہے تاک مین شیطان — ہے مجھکو خوف شبخون کا اغثنی یا رسول اللہ
وبالِ نزع آسان ہو نہ ہرگز جی ہراسان ہو — ہو میرا خاتمہ اچھا اغثنی یا رسول اللہ
ہو گر لطف آپکا یاور تو ہو میرا گذر پل پر — وگرنہ مجھسے کیا ہوگا اغثنی یا رسول اللہ
فشارِ قبر ہو آسان امیدِ امن ہے لرزان — نہین تاب و توان اصلا اغثنی یا رسول اللہ
مجھے زیر لوا لیجے مصائب سے بچا لیجے — کہون جب حشر مین نعرا اغثنی یا رسول اللہ
جو بیدین روسیہ بد ظن ہین مخفی آپکے دشمن — جہنم اونکا ہو ماوی اغثنی یا رسول اللہ

(ج)

کڑی ہے حشر کی منزل ہو حل فرحت کی ہر مشکل
نہ کچھ ہمراہ ہے توشا اغثنی یا رسول اللہ

حمائل تیغ ہستی کر کے جب شاہ امم نکلے — منات و لات گھونگٹ کھا کے نا دشتِ عدم نکلے
جہان بانی کو لاکہون خسرو و دارا و جم نکلے — نہ ہمتای شہ بطحا صنادیدِ عجم نکلے

بہت ملتی ہے نقاش ازل سے آپکی صورت
مرقع مین زمانے کے کوئی تشبیہ کم نکلے

دل آہ سرد ٹھنڈا کرتی ہے منھہ پونچھتا ہے اشک
ہماری راہ ہمدردی مین دونون ہم قدم نکلے

در رحمت سے تر دامن کا ملو دامن مقصد
کرم مین دیدۂ نم شاکر غم صد رشک یم نکلے

قتیل چشم حق بین ہون عجب کیا گر زیارت کو
مری ہر مردم چشم غزالان حرم نکلے

جو سر سے تیغ غم کی گھاٹ پر یکسر اترتا ہے
طریق عشق احمد مین وہی ثابت قدم نکلے

قیامت مین غریق بحر رحمت ہونگے سب مجرم
شفاعت کیلیئے جس وقت وہ ابر کرم نکلے

جو دیکھے چشم دل سے زلف و روئے قبلۂ عالم
تو ہر شیخ و برہمن چھوڑ کر دیر و حرم نکلے

مری وحشت ہے اک خرمن عجب کیا خوشہ چینی کو
کفن کا لیکے دامن قیس از دشت عدم نکلے

ترے مخمور غم ہین سیر دین و دنیا سے
دل عشاق مئے نوشی کو رشک جام جم نکلے

ہو دل مین یاد تیری اور لب پر ذکر ہو تیرا
زبان سے یا محمد یا محمد مرتے دم نکلے

مزا آئے تڑپنے کا ہے احسان سخت جانی کا
نہ سر کٹتے ہی دم نکلے اگر خنجر کا دم نکلے

نہ کہہ سکتے نہ سن سکتے ہین گویا کاٹ کے پتلے
سخن کے عہد مین کیا صم و بکم اہل قلم نکلے

نہین معلوم شامت آگئی کن سادہ لوحون کی
جو سرپٹ پھینکتا میدان مین شبدیز قلم نکلے

ہوا آسیب عسرت ہر غزل خوان کا ہوا صد شکر
اثر مین شعر فرحت رد کش نقش دم نکلے

ہجر مین نالے کے ہمرہ دل اگر جاتا رہا
میری آہ آتشین کا حیف اثر جاتا رہا

ق
ہو جنون کو مژدہ یہہ شوریدہ سر جاتا رہا
دم مین اگ گھر پھونک دینے کا ہنر جاتا رہا

ہجرِ احمد مین ہین کب بے آب و خور جاتا رہا
غم پہ غم کھایا پیا خونِ جگر جاتا رہا

بعدِ مُردن بھی نہ نکلی سر سے سنگِ در کی دُھن
دفن ہونیسے نہ نقشِ کالحجر جاتا رہا

ہو نہ نفخِ صور تک جُز مرہمِ وصل التیام
یہہ غلط کہتے ہین ناسورِ جگر جاتا رہا

کنجِ مرقد مین وہی ہے برق و باران کا سمان
نے قلق دل کا نہ جوشِ چشمِ تر جاتا رہا

عارضِ انور کی دُھن مین آگئی بنئی جو یاد
جی سے میرے شبہۂ شق القمر جاتا رہا

لو لگایا دل نے جب نعتِ شفیعِ حشر سے
تھا جو کچھہ اندیشۂ نارِ سقر جاتا رہا

تیشۂ غم سے ۔ وہ شیرین کام ہے ۔ فرہاد وار
کاسۂ سر پھوڑ کر جی توڑ کر جاتا رہا

تنگنائے دہر ہے اک طرفہ تر مہمان سرا
آگیا گر اک اِدھر ۔ تو اک اُودھر جاتا رہا

خشک سالی ہے دیارِ شعر مین یہہ آجکل
ہے نشانِ نظم ۔ آبِ نظمِ تر جاتا رہا

بے سبب کیون لاشۂ فرحت پہ روتے ہین عزیز
گلشنِ ہستی سے نخلِ بے ثمر جاتا رہا

چرخِ بالا نہ بتا وہ قدِ بالا دکھلا
ق جس سے تھا عالم بالا تہ و بالا دکھلا

صانعِ خلق کا مصنوع مین جلوہ دکھلا
مجھکو ہر جُزو مین کل قطرہ مین دریا دکھلا

باغِ سبز اتنے دکہائے کہ پڑی صبر پہ اوس
بلبلِ خستہ جگر کو گلِ بطحا دکھلا

آئینہ دارِ سکندر سے تھے جسکے لاکھون
او سکے دیدار مین آئینہ نہ اصلا دکھلا

دل کو سو جان سے قربان کرون جی کو نثار
عرش کی شمع کا پروانہ کو شعلا دکھلا

من رآنی کی ہے کافی مری حجت کو حدیث
مجھکو نقاشِ ازل کا ہے جو نقشا دکھلا

عمر بھر صدمے سہے جو کھون اوٹھائے لاکھون
وصل کی رات نہ دن مجھکو خدارا دکھلا

چھانتے چھانتے ہم خاکِ عرب ہو گئے خاک
خاکسارونکو صبا خلد کا خا کا دکھلا

کم نہین وادیِ ایمن سے دل ای رشکِ کلیم
شعلۂ طور کا اس بزم مین جلوا دکھلا

نزع مین چشم نہ جھپکیگی۔ ہے چشم ایک نظر
ترا نادیدہ ہے، دیدۂ رخِ زیبا دکھلا

منکرون کو کیا صد شکر بتدریج مقر
فرحتِ اعجازِ سخن طبع نے دکھلا دکھلا

مری جان جسم کے جبتک قرین ہے
تری دہلیز اور میری جبین ہے

خیالِ چشم وقتِ واپسین ہے
رفیقِ عینِ غم اک حورِ عین ہے

دو عالم ضبط سے گزرے تو پھونکے
یہانتک گرم آہِ آتشین ہے

ہے سوزِ داغِ دل سے مہر روشن
ابھی خرمن کی پروین خوشہ چین ہے

نہ ڈھائی چار دیوارِ عناصر
ترے مجنون کو یہ حصنِ حصین ہے

دو عالم کی تجھے شایان ہے شاہی
مکانِ لامکان اک شہ نشین ہے

سہارا اسکا پہونچائے خدا تک
کہ دینِ مصطفیٰ حبل المتین ہے

ہے جس سے رشکِ گلزارِ جنان کو
وہ فرحت خیز یثرب کی زمین ہے

نقاب اس دور مین اٹھیگا ساقی
کہ یادِ چشمِ نقش بین سا نگین ہے

غضب ڈھائیگا۔ دریا۔ دیدۂ نم
ترے رونے سے کیون چین برجبین ہے

قضا کے ہاتھ مین ہے جام کوثر
ابھی کچھ یادِ چشمِ سرگین ہے

نکیون اعدا کے منہہ سے رال ٹپکے
تیرا شعر فرحت انگین ہے

رشحۂ ابرِ بہاران اور ہے
اشک کا پرجوش طوفان اور ہے

دل ہے مضطر چشمِ تر آٹھون پہر
یہہ فضای برق و باران اور ہے

ہے اگر دستارِ گل بھی تار تار
دلِ ترا چاکِ گریبان اور ہے

خرمنِ وحشت کا وامق خوشہ چین
قیس یک طفلِ دبستان اور ہے

نالۂ دل سے ہلا دیتے ہین عرش
نغمۂ مرغِ گلستان اور ہے

ہے طلوع اسکو۔ نہ ہے اسکو غروب
آفتابِ داغِ ہجران اور ہے

ماہ و خور ہین پرتوِ مہرِ عرب
عکسِ روی ماہِ کنعان اور ہے

رنگِ لب سے ہے جگر غنچون کا خون
سرخیِ لعلِ بدخشان اور ہے

عابدون سے آتی ہے بوی ریا
عاشقو نگار رازِ پنہان اور ہے

جانتی ہے عشرتِ صبحِ وطن
فرحتِ شامِ غریبان اور ہے

جامِ الفت کا ملے دل مین پتا
میکشو سرخی کی دوکان اور ہے

غرقِ رحمت ہوگئے سب ساتھیان
یہہ غریقِ بحرِ عصیان اور ہے

اشک برسانے سے بھی مٹتا نہین
حیف میرا داغِ دامان اور ہے

ہے حلاوت ہر سخن مین بیش و کم
لذتِ شعرِ سخندان اور ہے

دفترِ اشعار ہین گو سیکڑون

فرحت خوشگو کا دیوان اور ہے

جوشِ ماتم مین جب دیدہ نم ہوگیا — میرا ہر قطرۂ اشک یم ہوگیا
راہ تکنے کو نقشِ قدم ہوگیا — رہبرِ رہروانِ عدم ہوگیا
نالہ جب سحر مین ہوگیا نوحہ خوان — ہر شرر شمعِ بزمِ الم ہوگیا
دہن مین عارض کی کعبہ رہا طاق پر — سر تصوّر مین ابرو کے خم ہوگیا
نزع طاری ہوی لایا عمرہ بجا — جب پھری آنکھ طوفِ حرم ہوگیا
آمد آمد کی سنکر خبر نامِ حق — رہ نوردِ عدم ہر صنم ہوگیا
کیا عجب رام ہون تیرے جنّ و ملک — تجھ سے کب وحشیِ دشت رم ہوگیا
کیا انوکھا تھا اعجازِ آبِ دہن — دفع ملنے سے افعی کا سم ہوگیا
ہاتھ آیا دُرِ انبساطِ ابد — دل جو غواصِ بحرِ الم ہوگیا
تیرے روضے پہ قربان ہین شمس و قمر — سرِ فلک کا بھی سجدہ مین خم ہوگیا
تیرے در کا گدا رشکِ دارا ہوا — سنگِ در غیرتِ تختِ جم ہوگیا
ہاتھ دہو بیٹھے تاب و توان سے نہ کیون — دل گذرگاہِ سیلابِ غم ہوگیا
کیا لکھے حالِ مقتولِ تیغِ الم — یکقلم سرِ قلم کا قلم ہوگیا

نکتہ دان سارے فرحت کے ہین مدح خوان
ذمِ نادان سے کیا رتبہ کم ہوگیا

مدّاح ہو نہین کوی رسولِ کریم کا — خاکا اڑا رہا ہو نہین باغِ نعیم کا

ہے ناز عابدون پہ مجھے ہون گناہگار
ٹیکا ہے مجھکو فضلِ غفور الرحیم کا

پاے ثبات کیون نہ کہ یہان ڈگمائینگے
جادہ ملا ہے مجھکو رہِ مستقیم کا

توصیفِ خال مین مین کرون کیون نہ قیل و قال
اک حبّ مشک ہے مرے قلبِ سقیم کا

گرمی جو دیکھی محبتِ دندانِ شاہ کی
بازار سرد ہو گیا دُرِّ یتیم کا

ہے اوستادِ عشق قدّ و گیسو و دہن
لیتا ہے درس دل الف و لام میم کا

ابرِ کرم سے تیرے قیامت مین کیا عجب
اک گلشنِ خلیل ہو قطعہ جحیم کا

جبریل پاسبان ہے خدا تیرا میزبان
ہمسر ہے فرشِ پا ترا عرشِ عظیم کا

فیاض ذاتِ پاک ہے کونین فیض یاب
دونون مین ہے علاقہ سہیل و ادیم کا

ہین خاص و عام دولتِ ایما سے مستفیض
ممنون ہے اک جہان ترے لطفِ عمیم کا

مانا گیا شفیع بشیر و نذیر جب
طے ہو گیا ہے مرحلہ امید و بیم کا

کیا ذکر دوستونکا ہے دشمن سے آشتی
جادہ ہے صلحِ کل مرے طبعِ سلیم کا

فرحت ہو تجھہ مین کشفِ کرم ـ روشنئی طبع
ہے ہمجلیس کاشفِ درخشان کریم کا

فراقِ شاہ مین دم بھر مجھے قرار نہین
ادا قضا کا ہوا آجتک قرار نہین

خیالِ زلف مین کب مین ضعیف و زار نہین
پیام موت کا کس شب مین انتظار نہین

ہے تیرے حسن سے کس گل کا دل فگار نہین
ہے تیرے رنگ سے کب لالہ داغدار نہین

نہ پایا کب ترے دندان کو غیرتِ گوہر
ہزار شرم سے نیسان کب اشکبار نہین

چڑھا براق پہ دم بھر مین عرش پر پہونچا
سوار لاکھون ہین یون کوئی شہسوار نہین

اڑائین دستِ جنون نے ہین دھجیان یا تک
کہ جسکو کہتے تھے دستار ایک تار نہین

خوشی کے روز بھی مین نے ہے غم پہ غم کھایا
جہان مین مجھسا کوئی اور غمگسار نہین

پہونچکے چرخ پہ سب ہو گئے مہ و انجم
ہماری آہ مین باقی کوئی شرار نہین

جلا رہی ہے اسے بھی اوسکی آتشِ عشق
کہ بے سبب کوئی اخگر فشان چنار نہین

نہ میر اور پہ احسان نہ اور کا مجھپہ
وہ نخلِ خشک ہون جسمین برگ و بار نہین

جہان مین نام کو ہین سیکڑون ہزارون دوست
بجز خدا کوئی مرقد مین یارِ غار نہین

کرے نہ قدر مری گر کوئی تعجب کیا
وہ باغ ہون کہ جہان موسمِ بہار نہین

نہ یادگار بجز طبعزاد رکھتا ہون
مین وہ سوار ہون جسکا کوئی غبار نہین

ہو مجھسے بزمِ جہان کو سرور کیون فرحت
مین ہون وہ ساغرِ مے جسمین کچھ خمار نہین

ترے ہجر مین دم نکلتا نہین
یہ بارِ الم سر سے ٹلتا نہین

سرِ خال دل سے نکلتا نہین
یہ کب مونگ چھاتی پہ دلتا نہین

ق

ہوا جب سے مفتونِ رخ طفلِ اشک
کسی اور شئی پر مچلتا نہین

نہین قابلِ استخارہ یہ کوچ
تو پھر کس لئے مٹکا ڈھلتا نہین

خدا سے ملے وہ جو ڈھونڈے ہے تجھے
پتا یان کوئی اور چلتا نہین

نہ ہاتھ آئی جسکو تری خاکِ پا
ہے وہ کون جو ہاتھ ملتا نہین

کرے ماہ کیا دعویٔ ہمسری
یہ پھر نور سانچے مین ڈھلتا نہین

جو نورِ خدا سے لگایا ہے لو
وہ کب شمع آسا پگھلتا نہین

بلا مین بلا نامِ شاہِ انام
کوئی نقشِ و تعویذ چلتا نہین

یہ باغِ تمنا پہ پانی پھرا
کوئی نخلِ اُمید پھلتا نہین

اگر ایڑی رگڑا کرین عمر بھر
کبھی سرنوشتہ بدلتا نہین

سخن سنج فرحت بنے جوہری
کوئی بدگہر لعل اُگلتا نہین

ق

نہین انکار کسیکو تری توقیر سے ہے
کون آگاہ نہ لولاک کی تفسیر سے ہے

ہے تری ذات سے ہر ادنیٰ و اعلیٰ کا ظہور
جلوۂ شمس و قمر بھی تری تنویر سے ہے

قصرِ جنت کو ہو کس رتبہ مین اوس سے نسبت
منفعل عرش ترے روضہ کی تعمیر سے ہے

کسکی ہے زلف کا سودا کہ نہین کم مجھکو
سنبلستانِ جناں خانۂ زنجیر سے ہے

کیا عجب آہِ شرربار سے جلجائے فلک
عرش جنبش مین مرے نالۂ شبگیر سے ہے

مس کو وہ زر کرے یہ قلبِ سیہ کو روشن
خاکِ در رتبہ مین بڑھکر کہین اکسیر سے ہے

مامن اسکا ترا در کہف ہے اوسکا مسکن
سگِ در کو ترے نسبت نہین قطمیر سے ہے

وصفِ ابرو نے رکھی آبرو ہر سید امین
جوہرِ شعر نہ کم بُرّشِ شمشیر سے ہے

گر تنک مایہ اڑین اوجِ سخن پر نہین غم
کچھ ہما کو نہین تشبیہ عصافیر سے ہے

ہون مین کس قاسمِ کوثر کا ثناخوان فرحت

کم حلاوت نہ سخن مین شکر و شیر سے ہے

سیاحِ لامکان کا مین کب مدح خوان نہ تہا ۔ کب فکر میرا سایۂ ہفت آسمان نہ تہا
کب گلستانِ نعت کا مین باغبان نہ تہا ۔ کس روز میرے قبضہ مین باغِ جنان نہ تہا
کب اسمِ پاک شاہ کا ذکرِ زبان نہ تہا ۔ کب میرا نام وردِ لبِ قدسیان نہ تہا
کب وصفِ ابرو جوہرِ تیغِ زبان نہ تہا ۔ کب منکرانِ نعت کا قائل بیان نہ تہا
یثرب کی دُہن مین کب نہ گیا کاروانِ اشک ۔ کب نالہ خیز دل جرسِ کاروان نہ تہا
قبل از وجودِ سبحہ و زنار و نور و نار ۔ کیا نور تیرا عرش پہ تسبیح خوان نہ تہا
میدانِ اصطفا کے ہزارون تہے شہسوار ۔ پر راکبِ براق کا اک ہمعنان نہ تہا
ساتون فلک کی سیر نے دوزخ سے دی نجات ۔ معراجِ مصطفےٰ سفرِ ہفت خوان نہ تہا
تہا زیبِ عرش زینتِ قوسین و لامکان ۔ کیا کہیئے جلوہ گر وہ کہان تہا کہان نہ تہا
ای وائے لائی خلد بجائے عربِ قضا ۔ دیدہ مرا ندیدۂ حورِ جنان نہ تہا
کیون خانمان سے اڑ گئی رونق پسِ فنا ۔ مین کچہ فروغِ انجمنِ دودمان نہ تہا
ہر رُت مین شکلِ سرو تہا آزاد بار سے ۔ سودِ بہار تہا نہ زیانِ خزان نہ تہا

ہاتہون سے ہمصفیر کے طوطے اڑا دیئے
فرحت اگرچہ بلبلِ ہندوستان نہ تہا

بارِ غم سے نہ سرگرانی ہے ۔ بیہمائی ہے میزبانی ہے
نہ ہوئی صبحِ وصل شامِ فراق ۔ تیرہ بختی کی یہ نشانی ہے

زخمِ دل ہوگئے ہین پھر آلے
رنگِ اشک آج ارغوانی ہے

موج زن اسقدر ہے سیلِ سرشک
شرم سے بحر پانی پانی ہے

ہون ہین مشہورِ خلق شکلِ ہلال
شکرِ احسانِ ناتوانی ہے

رنج وغم کے ہین سیکڑون اسباب
نہ کوئی وجہِ شادمانی ہے

جسکا آغاز ہے نہ ہے انجام
میرے غم کی عجب کہانی ہے

پست فطرت ہین منکرِ معراج
کیا ہی اندہونکی لنترانی ہے

ایکدن ہونگے وقفِ غم مسرور
عیشِ دنیا نہ جاودانی ہے

کچھ نہین تازہ مجھکو فکرِ سخن
یہہ تو اعجازِ دودمانی ہے

سُن کے کیجائے یکقلم حاسد
ہر سخن تیغِ اصفہانی ہے

ہر زمین اُسکی ہوگی رشکِ فلک
جسکو تائیدِ آسمانی ہے

لب پہ فرحت ہے خوب مُہرِ سکوت
شعر کی خاک قدردانی ہے

جسے زلفِ احمدؐ کا سودا نہین
جو دل عشقِ گیسومین اُلجھا نہین

دو عالم مین وہ کیونکہ ہو سرفراز
درِ شہ پہ سر جسنے رگڑا نہین

ہوی صُبحِ پیری جوانی کی شب
ابھی طالعِ خفتہ چونکا نہین

کیا وار پر وارِ گردون نے حیف
رکھا زخم پر کوئی پاہا نہین

ق
بنا اوسکی عقبیٰ کا سودا نہین
کوئی پیچ و خم اوسکا سلجھا نہین

نہ درمان کا مرہون احسان ہے درد
ہوا کیا برا گر مین اچھا نہین

غم و یاس و حرمان ہین گرگ بغل
مرے خون کا کون پیاسا نہین

بن آئے مسیحا کبھی کب علاج
کسی زخم کا بخیہ کھلتا نہین

بند ہی ہوا بعد مرگ اے جنون
گیا چرخ پر کب بگولا نہین

دو عالم کے ہے مخمصے مین گھرا
وہ دل جو کہ تیرا شناسا نہین

نہ غم کھانے دو مجھکو محشر کے دن
کوئی میرے ہمراہ توشا نہین

خدا ناؤ کا گر ہنے ناخدا
تو حائل حوادث کا جھگڑا نہین

ہمین تنائے شہ این و آن
کہان شعر فرحت کا شہرا نہین

ج

طاق ابرو دکھا دیا کس نے
سر کعبہ جھکا دیا کس نے

جلوہ دل مین دکھا دیا کس نے
طور سینہ بنا دیا کس نے

خون حسرت بہا دیا کس نے
تجھکو دل خون بہا دیا کس نے

تھی فقط اشتراے ناز و نیاز
جنس دل کو لیا دیا کس نے

چاند بدلی مین منہہ چھپاتا ہے
رخ سے مقنع اٹھا دیا کس نے

پس ہر دان پھلا نہال امید
گور مین گل کھلا دیا کس نے

شکر دل کا کرون کہ آنسو کا
داغ دامن مٹا دیا کس نے

نزع مین کسکی چشم یاد آئی
جام کوثر پلا دیا کس نے

ہم گڑی پر گڑی اٹھاتے ہین
عشق سے ہاتھ اٹھا دیا کس نے

یادِ گیسو مین کسکے قد کی ہے دُھن
وقتِ شب حشر ڈھا دیا کس نے

راہ مین ہی مسیح تھے بیر عشق
اپنا بستر جما دیا کس نے

ربِّ ارنی تھی گفتگوے کلیم
منٰ رآنی سنا دیا کس نے

لات کی کسنے گت بنائی تھی
اور ہُبَل کو گرا دیا کس نے

سارے منکر مقر ہوے فرحت
معجزہ یہہ دکھا دیا کس نے

جب نورِ حق وجود سے منسوب ہوگیا
باطل عدم کے پردہ مین محجوب ہوگیا

معشوق ہانسی ہے خداکو خدائی سب
طالب شبِ عروج مین مطلوب ہوگیا

کھویا ہے مین نے یوسفِ دل کسکی چاہ مین
ہر دیدہ میرا دیدۂ یعقوب ہوگیا

تکمیلِ عشقِ چشم کی جب نے لی سند
ناقص پیامِ حور کا مکتوب ہوگیا

وصفِ براقِ شاہ مین جولا ہے آج کلک
لو پانچوین سوار مین محسوب ہوگیا

برسون جلا فراق مین اُف تک کیا نہین
دل میرا صبر و شکر مین ایوب ہوگیا

اعمی کو چشم گنگ کو گویائی کی عطا
بے عیب تیرے لطف سے معیوب ہوگیا

ملکِ بقا نہ کیون ہو مسخر پسِ فنا
غالب عدوی نفس تھا مغلوب ہوگیا

باقی رہی ہی اوس مین ہوس گناہ کی
داماں دل جب اشک سے مرطوب ہوگیا

کیا حق کہیگا کوئی کہ ہے حق بالِ جان
منصور حق سنا کے ہی مصلوب ہوگیا

ثمرہ قبولیت کا نہ کیون لائے نخلِ شعر
مین خوشہ چین خرمنِ مرغوب ہو گیا

خوشگو کا خانہ زاد ہے فرحت خوشا نصیب
خوش خلق خوش مزاج خوش اسلوب ہو گیا

ج

بہار اب مرغِ جان کرنیکو کیا نخچیر پھرتی ہے ؟
عدم سے شاخِ گل غنچے کا لیکر تیر پھرتی ہے

دلِ مجنون ہزارونکے اسیر اب ہونیوالے ہین
کہ کھڑکاتی ہوی موجِ صبا زنجیر پھرتی ہے

نہ چھوڑا ساتھ بعدِ دفن بھی گردش نے بلاے عشق
ہماری خاک تیری ہو کے دامن گیر پھرتی ہے

مسیحا سے کبھی کب ممکن ہے میرے درد کا درمان
دوا اوسکی عدم مین ڈھونڈتی تاثیر پھرتی ہے

کرون کیون رازِ دل اخفا۔ گر آنسو ضبط کرتا ہون
تو آہِ نارسا کرتی ہوی تشہیر پھرتی ہے

جب ابروے محمد کا دم و خم یاد آتا ہے
اوسی دم صبر کی گردن پہ اک شمشیر پھرتی ہے

نہ گردش مہر و مہ کی جسکے آگے رکھتی ہے وقعت
مری آنکھون مین وہ تصویرِ پُر تنویر پھرتی ہے

دکھا یا دشتِ فرقت طالعِ خفتہ نے وحشت سے
مری جان پوچھتی اس خواب کی تعبیر پھرتی ہے

گھسی تھی عمر بھر ایڑی یثرب مین ہوی پھیری
کہین انسان کی تدبیر سے تقدیر پھرتی ہے

لکھی تھی خسروی ملکِ جنونکی میری قسمت مین
عبث کیون روحِ مجنون دشت مین دلگیر پھرتی ہے

سجا ہے کلبِ میدانِ سخن اوسکو کہون فرحت
نظر حاسد کی ہر سو بنکے آہو گیر پھرتی ہے

رُخِ رنگین ترا جب عالمِ غم مین یاد کرتے ہین
دلِ ناشاد سیرِ گلستان سے شاد کرتے ہین

نہ جیتے جی ہوا تیری بندی تھی اے فلک پھر کیون
بگولے خاک کو بعدِ فنا برباد کرتے ہین

ذرا سُن لو لئے دو ہمکو اپنے ہم صفیروں سے
فرشتو دم میں ہو جائیگا اک پرکالۂ آتش
جب آتا ہے خیالِ قامتِ احمدؐ گلستان میں
مری تعلیم وحشت کی نہین دنیا میں ہی شہرت
اسیران محبت چھوڑ کر اوسکو نہ جائینگے
مٹا یا ہچکیون نے ہجر کا جھگڑا دمِ آخر
ہے گردش سبکو اپنے اپنے ہی پرکارِ قسمت سے

ابھی چھوٹے نہین پھر فکرِ قفس صیاد کرتے ہین
سنبھالو عرش کو ہم دل جلے فریاد کرتے ہین
ہوای سرو قید دل سے ہم آزاد کرتے ہین
عدم مین نام میرا قیس اور فرہاد کرتے ہین
ہمارے قتل مین جلدی عبث جلاد کرتے ہین
وہ شاید وصل کا دن بھولنے کو یاد کرتے ہین
عبث دورِ فلک کا شکوۂ بیداد کرتے ہین

حباب آسا اگر آنکھین کھلی ہین آپکی فرحت
تو پھر کیون اتکای عمرِ بے بنیاد کرتے ہین

ہم ازل سے تجھے ای شاہِ اممؐ جانتے ہین
دیر ہم جانتے ہین اور نہ حرم جانتے ہین
رازِ حق جانے تو اور رازِ ترا حق جانے
منعقد تجھ سے ہوی بزمِ ازل بزمِ ابد
گر تجھے اہلِ صنم مانین نہ مانین کیا غم
کذب کے جو ہین قرین صدق سے ہین کوسون دور
کیون نہ مملو صدفِ دل ہو درِ مقصد سے
نقدِ جان کرتے ہین جو عشقِ محمدؐ مین نثار

تا ابد کوئی نہ ہمدم ہوا ہم جانتے ہین
قبلہ رخ کو ترے کعبے کی قسم جانتے ہین
حسن اور عشق کے رمز انکو نہ ہم جانتے ہین
ہم تجھے مظہرِ امکان و قدم جانتے ہین
ہم تری ذات کو مسجودِ صنم جانتے ہین
پند کو تیری عدو سب و شتم جانتے ہین
تجھکو ہم حشر کا نیسانِ کرم جانتے ہین
صرف اونھین اہلِ نظر اہلِ ہمم جانتے ہین

ضبط سے گزرون تو سو نہر سے چڑہاؤن پانی
جوشِ طوفان کو مرے دیدۂ نم جانتے ہین

مین نعتِ شہِ دین ہو گئے دارای سخن
اپنے اشعار کو ہم نقشِ درم جانتے ہین

کھل گیا ہستیِ موہوم کا عقدہ جنپر
عرصۂ عمر کو وہ گنجِ عدم جانتے ہین

کوئی جانے کہ نہ جانے ہے تو مدّاحِ نبی
رتبہ فرحت ترا خود لوح و قلم جانتے ہین

ق

دل و جان ہجر مین کیا کل سے نہ کل پاتے ہین
کل تو کل آج وہ بے کل مجھے کلپاتے ہین

دہیان جب چشم و دہن کا ہمین آجاتا ہے
ابر سا روتے ہین اور رعد سا چلاتے ہین

لب سے ہے غنچہ خجل چشم سے نرگسِ بیمار
اُسکے رخسار کو گل دیکھ کے گل کھاتے ہین

یکنظر دیکھہ لیا جس نے کفِ پای نبیؐ
مہ و خورشید سفال اسکو نظر آتے ہین

وصف جب قبلۂ ابرو کا رقم کرتا ہون
قبلِ اتمام مقاصد مرے بر آتے ہین

کوچۂ شاہ مین ہے جنکو اقامت حاصل
جیتے جی گلشنِ جنت کی ہوا کہاتے ہین

حبذا صاحبِ اقبال اونہی کو کہئے
نقدِ جان زر کے عوض نذر جو لیجاتے ہین

مبتلا ہین مرضِ عشقِ نبیؐ مین جو لوگ
سیر سے گلشنِ یثرب کی شفا پاتے ہین

دہن مین جب سایۂ افلاک کی مین روتا ہون
چرخ سے آکے ملایک مجھے سمجھاتے ہین

روح قالب سے نکلتے ہی مدینے پہنچی
ہند مین نعش مری نام کو دفناتے ہین

شوقِ دیدار مین جان آئی ہے آنکھون مین تھنا!
دے خبر شاہ کو حسرت یہ لئے جاتے ہین

ابر آمادہ ہے کچھے گھڑے پانی بھرنے
موسلا دہار جو ہم چشم سے برساتے ہین

کیون وہ جان لوگ کرتے نہین روضے پہ نثار
سخت نادان ہین مدینے سے جو لوٹ آتے ہین

توشۂ عشق نبی رکھتے نہین جو فرحت
منزل حشر مین غم کھاتے ہین پچھتاتے ہین

ف

مجھکو اللہ نہ دے حرص و ہوای جنت
حور و غلمان کو مبارک ہو ہوای جنت

سر وہ کٹ جائے ہو جس سر مین ہوای جنت
دل وہ جل جائے ہو جس دل مین ولای جنت

حیف واعظ ہے عبث مدح سرای جنت
روضۂ شہ سے نہ فائق ہے سرای جنت

مین ہون دیوانہ نہین کام گلستان سے مجھے
دشت بطحا سے نہین بڑھکے فضای جنت

کھا گئے غم عالم طفلی سے پلا مین برسون
کم نہین سم سے مرے حق مین غذای جنت

جوش وحشت مین سمجھتا ہون نہین ہر باغکو راغ
ہون وہ مجنون کہ نہ ہرگز مجھے بہای جنت

چمن دلکی اگر دیکھ لے یکبار بہار
رشک سے اشک کی جا خون بہای جنت

مجھکو ویرانہ سہی دشت سہی قید سہی
تیرا والہ ہون نہ واللہ خوش آی جنت

جاؤن ہر کوہ و بیابان مین ترے تکیے پر
شکل موسی نہ عنایت ہو عصای جنت

ہم فقیرون کو نہ خوش آئے حریر و سندس
کم ہے یک دلق گلیمی سے قبای جنت

گر ترا قرب ملے خلد مین جاؤن ورنہ
سوی دوزخ مین کرون سیل بجای جنت

بس ہے ہم وحشیونکو جامۂ عریان بدنی
ہمکو پہنائے فرشتو نہ قبای جنت

فرحت اللہ کرے نعمت دیدار نصیب
ہون نہ مین والہ و شیدای غذائی جنت

ہے فزون سب انبیا سے عزت و شانِ رسول ق آیت لولاک ہے توصیفِ شایانِ رسول

کہتے ہین سب جسکو کیوان ہے وہ ایوانِ رسول — خلق ہے محکوم اور خالق ثنا خوانِ رسول

مقطعِ نظمِ نبوت مطلعِ دیوانِ کن — مجمع کون و قدم ہے ذاتِ ذیشانِ رسول

تختِ اوادنیٰ فلک زینہ ہے عرش ادنیٰ مسیر — خلد ہے اک گوشۂ صحنِ گلستانِ رسول

گل نہ ہنستے اور نہ غنچے مسکراتے باغ مین — دیکھ لیتے گر بہارِ روی خندانِ رسول

طور کا عالم ہوا طاری فلک پر نور سے — وا ہوے جسدم شبِ معراج دندانِ رسول

مہر ہے عکسِ کفِ پای درخشانِ نبی — ماہ ہے اک شمۂ شمعِ شبستانِ رسول

گل دمِ گلگشت گل کھاتے تھے سنبل پیچ و تاب — دیکھکر حسنِ رخ و گیسوی پیچانِ رسول

حشر تک دنیا مین پھر ہوتا نہ نیسان درفشان — یکنظر گر دیکھ لیتا آبِ دندانِ رسول

حور و غلمان کا نگہبان وہ یہ شہ کا پاسبان — ہے نہ رضوان کو میسر جاہِ دربانِ رسول

ذوقِ مسند ہے نہ شوقِ سایۂ بالِ ہما — میری شاہی کو ہے کافی ظلِ دامانِ رسول

سلسلہ فرحت ہوا منقطع خوفِ حشر کا
جب ہوا مسلوکِ سلکِ مدح گویانِ رسول

ہے طوافِ روضۂ خیر البشر کی آرزو ق قصدِ قبلہ ہے نہ ہے کعبے کے گھر کی آرزو

منتِ الیاس و خضر رہنما سے ہون بری — دل مین میرے ہے نہ سیرِ بحر و بر کی آرزو

خاکِ در کی دُہن مین رو رو کر ہوئین آنکھین سفید — چشم کو روتی ہے اب کحل البصر کی آرزو

دہیانِ رخ کا ہے کبھی مجھکو کبھی گیسو کی دُہن — ہے یہی دل مین مرے شام و سحر کی آرزو

بھرتے ہین وصفِ لب و دندان سے ہم گیسو کے منھ
دلمین ہو پھر کسطرح لعل و گہر کی آرزو

گر تمنا ہے تو ہے اوسکے غبارِ راہ کی
کب چھوس کیطرح ہے سیم و زر کی آرزو

بو چکے ہیں ہم دل مین تخمِ حبِ احمدؐ۔ دیکھنا
حشر مین کیا گل کھلے گا۔ ہے ثمر کی آرزو

درگہِ اقدس پہ سیم و زر کو کرتے ہین نثار
ہے یہی ہر روز و شب شمس و قمر کی آرزو

آجکل ہے سیرِ گلزارِ عرب کا اشتیاق
جیتے جی ہے مجھکو جنت کے سفر کی آرزو

بس ہے مجھکو گر ترے در کی گدائی ہو نصیب
ہے نہین دلمین کچھ اسکندر کے فر کی آرزو

فرشِ راہ اسکو بناتا اوسکو سنگِ آستان
رہگئی کیون دل ہی دلمین چشم و سر کی آرزو

کیون نہ فرحت کا ہو ہر نخلِ تمنا بارور
آپ برلاتے تھے شاہا ہر بشر کی آرزو

کیون نہ روح القدس اوس شاہ کی دربانی کرے
ق خود خداوند جہان جسکی ثنا خوانی کرے

کیا سکندر کی حقیقت۔ جو کفِ پا دیکھے
جان ستانی حلب اور آئینہ حیرانی کرے

کبھی دندان لبِ دریا پہ ہون گر لمعہ فگن
آبرو شرم سے کیونکر نہ گہر پانی کرے

کس سے اوس زلفِ چلیپا کو مشابہ کیجے
سنبلِ خلدِ برین جس سے پریشانی کرے

کشتۂ چشمِ محمد ہون تعجب کیا ہے
حورِ عین کنجِ لحد مین مری نگرانی کرے

للہ الحمد وہ ممدوح بنا حشر کے دن
پہنکر تاجِ شفاعت کا جو سلطانی کرے

نہ زمین پر نہ فلک پر ہے ترا کوئی عدیل
اوسکا ثانی ہو کہان حق جسے لاثانی کرے

غم نہین ہند مین گر دفن ہو لاشہ میرا
مرتے ہی عزمِ مدینہ مری روحانی کرے

دن پھر آئینگے کبھی لطف و عنایت سے کریم | سنگِ دہلیز ہی اور مری پیشانی کرے
جسکے ہے دل کے نگینے پہ کھدا نامِ نبیؐ | دونون عالم مین وہ تسخیرِ سلیمانی کرے
یادِ لب مین دمِ تسبیح۔ گر اشکِ خونِ ناب | کیا عجب جیب پر از سبحۂ مرجانی کرے
توسنِ فکر تگ و تاز مین گر ہے ممتاز | کیون نہ ہر معرکہ شعر مین جولانی کرے

اپنی جانے نہ زبان اور زبان مین فرحت
سخت نادان ہے جو دعویٰ زبان دانی کرے

رنج مین راحت کا کوسون تک پتا ملتا نہین | ج | آہ کو خلعت کبھی تاثیر کا ملتا نہین
جسطرف ہم دیکھتے ہین بزم غم ہے منعقد | دل کے بہلانے کو اک عشرت سرا ملتا نہین
ہم رہِ یثرب مین ہوتے سب کے آگے۔ کیا کرین | بختِ خفتہ کو جگانے کا درا ملتا نہین
ڈوبتی ہے بحرِ غم مین کشتیٔ عمرِ روان | لگ گئی ہے ناؤ لیکن ناخدا ملتا نہین
کاروانِ اشک کے ہمرہ گیا تھا۔ چاہئے | یوسفِ گمگشتہ کی۔ دل کیا ہوا ملتا نہین
ماہ و خور کی مشعلین لیکر فلک ہر روز و شب | ڈھونڈھتا ہے خلق مین ثانی ترا ملتا نہین
ہر مصیبت مین ترا در چھوڑ کر جائین کدہر | دوسرا مین کوئی حامی دوسرا ملتا نہین
دل کے عقدون کو نہ حیف اب تک کسی نے حل کیا | مشکلین لاکھون ہین اک مشکلکشا ملتا نہین
کسطرح دنیا مین ہوگا نخلِ فرحت بارور | گلشنِ قسمت مین عشرت کا پتا ملتا نہین
دم کے دم مین منزلِ مقصود جانیکا ہے عزم | صبحدم جز آہ کوئی بادپا ملتا نہین
نیستی مین اپنی ہستی کو بسر کرتے ہین ہم | کچھ تنزل مین ترقی کا پتا ملتا نہین

یون تو کہنے کو ہزارون پیرہین باطل پرست
پیروی کو کوئی پیرِ حق نما ملتا نہین

رنج وغم مین ہی کٹی عمر اپنی فرحت۔ کیا خبر
چین بعدِ مرگ بھی ملتا ہے یا ملتا نہین

وصفِ عارض مین گل کھلاتے ہین
ق صفحہ رشکِ چمن بناتے ہین

ذکرِ لب وصفِ خط مین لاتے ہین
ہم ختن کو یمن بناتے ہین

رخ دلاتی ہے یاد زلف کی دُھن
دیر مین ہم خدا کو پاتے ہین

ابر مین مہر منھ چھپاتا ہے
رخ سے چلمن وہ جب اٹھاتے ہین

دُھن مین ابرو کی یاد آتے ہین خلد
شمع کعبے مین ہم لگاتے ہین

لب سے دل خون بناتے ہین مرجان
ہیرے دندان سے زہر کھاتے ہین

مدحتِ رخ سنا کے گلشن مین
گل کو گل سیکڑون کھلاتے ہین

جنکو ملتی ہے خاکِ پائے نبیؐ
سرمۂ چشمِ دل بناتے ہین

گل تو دل سے اُگے ہین مرقد پر
چادرِ گل عبث اڑاتے ہین

میری تربت پہ ظلِ رحمت ہے
لوگ کیون سایبان بناتے ہین

ذہن مین تیزی کر کے آہ و بکاہ
عرش و کرسی کو ہم ہلاتے ہین

لکھ کے توصیفِ سائرِ گردون
ہر زمین کو فلک بناتے ہین

صید ہوتے ہین سیکڑون مضمون
ناوکِ فکر جب چلاتے ہین

حمدِ حق نعتِ شاہ مین فرحت

شیر و شکر کا حظ اٹھاتے ہین

عزمِ تبت ہے نہ مجھکو قصدِ سیرِ گنگ ہے
مدحت زلف و دہانِ شاہ کا آہنگ ہے

طرۂ مشکین کو ہو نسبت ختن سے ہے خطا
لعل سے کیونکر مین دون تشبیہ لب کو سنگ ہے

رخ سے گل ہے منفعل گیسو سے سنبل خستہ دل
ہر شگوفہ اوس لبِ نازک سے کیا دل تنگ ہے

روحِ مانی کیون نہ حیران صورتِ آئینہ ہو
نقشہ نعلین با صد غیرتِ ارژنگ ہے

وہ گلِ باغِ حقیقت ہیہ مجازی خار و خس
کیون غلط کہتے ہین شعرا اوسکا گل ہمرنگ ہے

کہکشان کا نیزہ ہے ہمراہ اور تیغِ ہلال
کیا فلک کو ہجر کی شب ہمسے عزمِ جنگ ہے

ج

نالۂ دل نے اوٹھایان اشک کا تانتا بندھا
دل جسے کہتے ہین میرے کاروان کا زنگ ہے

آہِ سوزان برق بارش اشک لختِ دل کباب
خونِ دل فرقت مین مجھکو بادۂ گلرنگ ہے

نزع مین بھی بزمِ عشرت کا بندھا ہے کچھ سمان
ہچکیان قلقل نفس ارغنون لب چنگ ہے

پیروی مین نفسِ سرکش کی گئی عمرِ عزیز
بندۂ حق گر کہون مین بندگی کو ننگ ہے

بدلگامی ابلقِ ایام کی جاتی نہین
دیکھنا کرتا ہے کیا جادہ جنان کا تنگ ہے

وصل مانند ہے رنگ اڑا دہر اور رنگ آئے وہر لائے فراق
طرفہ تر فرحت ترے تقدیر کا نیرنگ ہے

ق

ہم تجھے شاہِ عرب شاہِ عجم جانتے ہین
روکشِ قیصر و اسکندر و جم جانتے ہین

سر جھکاتے ہین بصد صدق و ادب اہلِ فلک
ابروؤنکو ترے محرابِ حرم جانتے ہین

تیرے آنیکی خبر سنکے عدو رام ہوے
سجدے جھک جھک گئے تجھکو صنم جانتے ہین

موجِ دریائے عنایت ہے تری ہر انگشت
ہر کفِ دست کو یک بحرِ کرم جانتے ہین

سرمۂ طور کی تکلیف نہ دوائے مونے
خاکِ یثرب کو نہ ہم سرمہ سے کم جانتے ہین

جب تصور ترے ابرو کا بندھا رہتا ہے
طائرِ جان کو تہِ خنجرِ غم جانتے ہین

اشک تھمتے ہین تو خون ہو کے جگر بہتا ہے
چشمِ خونبار کو ہم غیرتِ یم جانتے ہین

مےِ عشرت کو سمجھتے ہین ہم اک زہر کا گھونٹ
جز ترے نعمتِ الوان کو بھی سم جانتے ہین

جانتا ہی نہین کچھ ابر بجز رشحۂ آب
خون بہانیکو مرے دیدۂ نم جانتے ہین

دل مین دھیان اوس رخِ انور کا جب آجاتا ہے
وہ خورشید کو کم ذرّہ سے ہم جانتے ہین

مرتبہ عرشِ معظم سے ہمارا نہین کم
سر کا تعویذ ترا نقشِ قدم جانتے ہین

جو بدل عاشقِ محبوبِ خدا ہین فرحت
دشتِ بطحا کو وہی باغِ ارم جانتے ہین

ترا رتبہ سب انبیا سے سوا ہے
نہ بعد از خدا کوئی ثانی ہوا ہے

ترا جلوہ گہ عرشِ ربُّ العلا ہے
سوا تیرے کسکو یہ رتبہ ملا ہے

ملایک بھی یہہ رمز کب جانتے ہین
کہان لامکان قابَ قوسین کیا ہے

زیارت سے تیری ملک ہین مشرف
فلک تیری دہلیز پر جبہہ سا ہے

نہین جز ترے کوئی ہر دو سرا مین
شفیع الورا اشرف الانبیا ہے

ہو تشبیہ گیسو کی مشکِ ختن سے
خطا ہے خطا ہے خطا ہے خطا ہے

ق

ملایک لگاتے ہین آنکھون مین دلکی
غبارِ مدینہ عجب توتیا ہے

شب و روز ہے جلوہ گر نور ایمان
دیا سے دیا تم نے کیسا دیا ہے

ترے ہجر مین یاشۂ ہر دو عالم
مرے تن سے جان جان سے تن جفا ہے

اڑایا نہ بلبل کو باغ عرب تک
ذرا دل مین تیرے نہ رحم ای صبا ہے

اطبّا مداوا مین گھبرتے ہین اٹکل
نہ سمجھا ہمارا مرض الا دوا ہے

دل مردہ کو اے مسیحا جلا دے
ترے تحت فرمان قدر اور قضا ہے

مری خاک ہو خاک گلزار یثرب
ہوا دل مین میرے یہی ای ہوا ہے

نہین گرمیِ حشر کا غم ہے فرحت
شفیع الورا کا تجھے آسرا ہے

ق

ہر دل کے ساتھ ہے ہوس زر لگی ہوی
ہے دل سے میرے حب پیمبر لگی ہوی

کچھ غم و فور تشنگیِ حشر کا نہین
ہمکو سبیل ہے سر کوثر لگی ہوی

تنہائیِ لحد کا ہے پھر خوف کیا ہمین
ہمراہ ہے ولای پیمبر لگی ہوی

ہون منتظر مین کب سے ذرا منہہ دکھائیے
آنکھین مری ہین روزن در پر لگی ہوی

ممنون داغ عشق شب گور کیون نہ ہون
ہے شمع میری قبر کے اندر لگی ہوی

ابر مژہ نے سینکڑون دریا بہا دئے
آتش بجھی نہ خرمن دل پر لگی ہوی

کس کے غم فراق سے ہوتا نہ پیچ دل
کس قتل پر ہے برش خنجر لگی ہوی

جائیگی روز حشر خدائی نبی کے ساتھ
ہے جاہ سایہ امت مضطر لگی ہوی

اوسکے قدم کو چھوڑ کے ہم جائینگے کدہر
ہے مہ کے ساتھ گردش اختر لگی ہوی

فرحت طفیلِ نعتِ شہِ عرش بارگاہ
ہے فکرِ سیرِ چرخِ نہم پر لگی ہوی

بہارِ گلشنِ ایمان کی جانِ جان ہے درود ق کہ شمعِ انجمنِ دل کا شمعدان ہے درود
کمندِ ورد سے دانا کریگا صید اوسکو
نزولِ طائرِ رحمت کا آشیان ہے درود
عروجِ قربِ خدا چاہے جو پہونچ جائے
کہ بامِ معرفتِ حق کی نردبان ہے درود
مِلائیگا یہ عزیز دنکو رشکِ یوسف سے
طریقِ مصرِ محبت کا کاروان ہے درود
بھنور مین دم اسکا اگر دم مین پار اتاریگا
پناہِ کشتیِ اُمّت کا بادبان ہے درود
نہ کیون ہو پُر صدفِ دل دُرِ تمنّا سے
ہوا اگر ہے تو نیسانِ دُرفشان ہے درود
ہر ایک ذکر سے افضل ترین ذکر ہے یہہ
تمام ورد و وظائف مین جسمِ جان ہے درود
نہ صرف جنّ و بشر کا ہے یہہ مقوّیِ دل
جمیعِ اہلِ فلک کی غذای جان ہے درود
نہ اسکی سیر سے مومن کا دل ہو سیر کبھی
عجب مفرّحِ جان طرفہ گلستان ہے درود
درود پڑہنے کو لب آپکے کھلے ہین اگر
تو کھول لیجے کلیدِ درِ جنان ہے درود
خدا خوش اوس سے رسولِ خدا بھی ہین خرّم
عجیب باغِ مسرّت کا ارمغان ہے درود
ہر اک بیان سے بیان اسکا ہے رفیع الشان
سخن کی ساری زمینونکا آسمان ہے درود

رہای چاہیئے نارِ سقر سے گر فرحت
پڑہو نجات دہِ جملہ عاصیان ہے درود

ہم ہند مین یثرب مین دلآرام ہمارا ق اس خاک مین کیا خاک بنے کام ہمارا

نقصان کیا کیا طالعِ ناکام ہمارا — پورا شبِ فرقت مین کیا کام ہمارا

جاتے ہین لئے داغِ جنون آئے تھے دست — آغاز سے بہتر ہوا انجام ہمارا

دل اور سکون نالہ کے مدت سے تھے مرہون — اب گھر معہ اسباب ہے نیلام ہمارا

خاک اپنی بگولے لئے پھرتے ہین پسِ مرگ — چھوڑا نہین ہے گردشِ ایام ہمارا

گو ہستی ہے موہوم پہ شہرت نہین معدوم — شرمندۂ عنقا نہ ہوا نام ہمارا

بے برگی ہین بھی کیفیتِ مے ہے میسر — ہے سینہ خُم و مَی غم و دل جام ہمارا

نیند ایسی ہے گہری کوئی کروٹ بھی بدلی — پہونچا ہے خورِ عمر لبِ بام ہمارا

باطل پہ وہ مرتے ہین تو ہم حق سے ہین ڈرتے — کیا مضحکہ کفر ہے اسلام ہمارا

تو جان پہ بھی معرکہ نعت مین کھیلا — کیا دیکھئے ملتا ہے کل انعام ہمارا

عقبیٰ مین ہی کچھ کام بن آئے تو بن آئے
فرحت ہے علی الرغم یہان نام ہمارا

ق

گر ہو پہلو مین مرے دل تو ہو الفت تیری — نور آنکھون مین اگر ہو تو ہو رویت تیری

سر وہ بے سود ہے جسمین نہ ہو سودا تیرا — منھ وہ بیکار ہے جس سے نہ ہو مدحت تیری

جو عدو ہے ترا لاریب خدا کا ہے عدو — الفت اللہ کی بیشک ہے محبت تیری

کون منکر ہے رسالت کا تری سب ہین مقر — مُہر ہے دال مدلل ہے نبوت تیری

کسکو با کفش عصا عرش پہ معراج ہوی — کیا ہے موسیٰ نہ مسیحا کو ہے عزت تیری

بت گرے خاک پہ آتشکدہ تھا گردۂ آب — جب ہوی عالمِ امکان مین ولادت تیری

اک اشارے سے ہوا ماہ مبین دو ٹکڑے — کیا زمین چرخ پہ چلتی ہے حکومت تیری
کب وہ انسان ہے جو اقرار نبوت نکرے — آہوی دشت نے بھی دی ہے شہادت تیری
اسمین دنیا کے وبال اوسمین ہے عقبیٰ کی نجات — کیا ہی شاہی پہ شرف لے گئی خدمت تیری
کچھ نہ محرومی آسایش دنیا کا ہے غم — دولت دین میسر ہے بدولت تیری
جاہ و عزت ہے یہان اور وہان ہے جنت — واہ مداح پہ کیا کیا ہے عنایت تیری
نفسی نفسی کی پڑی ہے دل و جان مین ہلچل — کم نہین حشر کے دن سے شب فرقت تیری
خفتہ طالع نہ ہو دنیا مین کوئی پھر مجھ سا — حیف رویا مین کبھی دیکھی نہین رویت تیری
تیرے دیوانہ کو جنت سے سروکار نہین — تکتے رہجائینگے ہم حشر مین صورت تیری
ناخدا بہر خدا پار ہو اوسکا بیڑا — غرق گرداب معاصی مین ہے امت تیری
نزع مین قبر مین محشر مین پل و میزان مین — ہر گھڑی مین ہے فقط ہمکو حمایت تیری

چشم ہے حشر مین فرحت کو بھی حاصل ہو نجات
سینکڑون عاصیونکو ہوگی شفاعت تیری

ق

جان ہے بدل آشفتہ لیلای مدینہ — سر مین دل مجنون کے ہے سودای مدینہ
ہان تک ہوئین دیوانہ و شیدای مدینہ — کہتے ہین مجھے وحشی صحرای مدینہ
گر خاک بھی ہو جاؤن تو بلبل سا اڑونگا — ہے سر مین ہوای چمن آرای مدینہ
دیوانہ محمد کا نہ ہو حور پہ مائل — جنت نہ وہ مانگے ہے جو شیدای مدینہ
سر قدمین گر اعمال نویسی کا ملے حکم — لکھدونگا مین اشعار تولای مدینہ

لیجاتی ہے شاہی پہ شرف میری گدائی
تھے ایک سے ایک بڑے یہان لاکھون اولوالعزم
وہ مسکنِ غلمان ہے تو یہہ مدفنِ سرور
کعبے کی قسم کم نہین وہ سنگِ سیہ سے
وحشت مری ہان سیکھتے ہین آہوے دشتی

بندہ ہون تو ہون بندۂ مولای مدینہ
کوئی نہ ہوا ہمسرِ دارای مدینہ
فردوس ہو کس بات مین ہمتای مدینہ
جس دلمین ولا ہے نہ تمنای مدینہ
ہون وحشیِ رم خوردۂ صحرای مدینہ

لاکھون ہین شرف یاب زیارت سے شب و روز
فرحت نہ گیا ہند سے ای وای مدینہ

یہ عالی رتبہ ہے نامِ خدا شاہِ دو عالم کا
ہوی اس کروفر سے کسکو سیرِ عالمِ بالا
شرف ہو کیون نہ آوانِ سلف پر دورِ آخر کو
ہوی صبحِ ہدایت شامِ یلدای ضلالت کو
وہ پر تاثیر تھا آبِ دہانِ ساقیِ کوثر
نہ مانگے حشر مین بہو لیسے بھی وہ ساغرِ کوثر
کٹے یان بدر مین اعدا ہوے وان بدر کے ٹکڑے
گدائی کوچۂ شاہِ امم کی بس ہے ہون شائق
دہی وجہہ نجاتِ امتِ عاصی ہے محشر مین
ہین ہجرِ صاحبِ معراج مین نالے رسا یان تک

ق
ہوا معراج مین فرشِ قدم سر عرشِ اعظم کا
تہا ہر سو طرّقوا کا شور اور غل خیر مقدم کا
ہوا اک بار دورِ ایام کو طفل اس خم و چم کا
وہ مہرِ برجِ گردونِ رسالت جب یہان چمکا
ہوا مٹنے سے جسکے دفعِ سم افعیِ ارقم کا
مزا جسنے چکہا ہے یان زلالِ چاہِ زمزم کا
اشارہ ایک انگلی کا ہے دکشِ تیغِ دو دم کا
نہ جامِ جم کا نے تختِ سلیمان کا نہ خاتم کا
جو ٹھہرا موجبِ مقبولِ عفوِ جرمِ آدم کا
فلک کیا عرش پر بہی غلغلہ ہے میرے ماتم کا

تو جہہ سے مین کسکی ہو گیا بے باک انروزون ‎ ‎ نہ بیم قہر ہے مجھکو نہ اندیشہ جہنم کا
عجب کیا گر صلہ مین ایک نو ایجاد ہو جنت ‎ ‎ بدل مداح ہون مین باعثِ ایجادِ عالم کا

ہے تعمیر ہوا کاخِ عناصر دم مین بیٹھیگی
رہو ہشیار فرحت اعتبار اصلا نہین دمکا

ج

قیل و قالِ لن ترانی اور ہے ‎ ‎ گفتگوی من رآنی اور ہے
طورِ سینا کی ہے رفعت اور چیز ‎ ‎ یہہ عروجِ لامکانی اور ہے
مشتری اسکا خدا اوسکا خدیو ‎ ‎ میرے یوسف کی گرانی اور ہے
وان جلو مین دیو یان روح الامین ‎ ‎ یہہ شکوہِ خسروانی اور ہے
تیری صورت عینِ معنی پر ہے دال ‎ ‎ نقشہ ارژنگِ مانی اور ہے
جانتا ہون میہمانیِ خلیل ‎ ‎ دردِ دل کی میزبانی اور ہے
ناصحا ہے اور شے نارِ سقر ‎ ‎ آتشِ سوزِ نہانی اور ہے
نشہ خونِ جگر کیا جانیے جم ‎ ‎ یہہ شرابِ ارغوانی اور ہے
طرفہ تر ہے تیرے مجنون کا بیان ‎ ‎ قیس و لیلا کی کہانی اور ہے
منھہ چھپا پھرتا ہے ہم کشتون سے خضر ‎ ‎ یہہ حیاتِ جاودانی اور ہے
گل پہ گل کھاتا ہے رضوان دیکھکر ‎ ‎ داغِ دل کی باغبانی اور ہے
یوسف و عشقِ زلیخا اور جنس ‎ ‎ اشک تیری کاروانی اور ہے
حشر آسا دن کٹا شامِ فراق ‎ ‎ یک بلای ناگہانی اور ہے

ابر - ہے کچھ اور ساونکی جھڑی	چشم - تیری خون فشانی اور ہے

شعر تو کہتے ہین سب فرحت مگر
جادۂ جادو بیانی اور ہے

ہے دل مین یادِ چشمِ شفیع الانام روز	اس بزم مین چھلکتے ہین کوثر کے جام روز
کس خلق کی دہن مین ڈھونڈتے ہین ہم سلام روز	قسمت مین ہے زیارتِ بیت الحرام روز
آتا ہے یاد کسکا خطِ سبز فام روز	ملتے ہین مجھسے خضر علیہ السلام روز
ابروکی قدکی زلفِ چلیپاکی دُھن ہے یان	میرا ہے یہہ رکوع و سجود و قیام روز
تقدیر بڑھنے دیتی نہین جانبِ عرب	تدبیر گو سفر کا کرے اہتمام روز
کشتہ کیا ہے کس صفِ مژگانکی یاد نے	رہتا ہے میری قبر پہ اک اژدحام روز
دیکھے وہ سن ہلالِ ابرو کو دیکھا ہے کسکا منھہ	رکھتا ہون ماہِ عید مین مین کیون صیام روز
کس راکبِ براق کی حسرت کا ہے خیال	کرتی ہے فکر عرشِ برین پر خرام روز
ہے دھیان کسکے عارضِ انور کا دلگیر	پھرتا ہے میری آنکھون مین ماہِ تمام روز
قسمت کے چاک کو سئے کب سوزنِ مسیح	پایا کے زخم آلے ہوے التیام روز

ہے وصفِ زلف و روی نبی وجہہ انبساط
فرحت ہے سیرِ باغِ جنان صبح و شام روز

اے ذات ہے تیری فخرِ آدم	ہے جسم جہان تو جانِ عالم
پھیلے ترا نور کن فکان سے	تھا شمع فروز عرشِ اعظم

تصویر کو تیری رنگِ تکمیل
جس وقت تھا آب و گل مین آدم

سبحان اللہ رفعت و جاہ
تسلیم کو چرخ ہو گیا خم

پہونچا جو فلک پہ شش جہت سے
آتی تہی صداے خیر مقدم

منھہ کر گے نہ سوے سوئی قبلہ
ابرو کا ترے جو دیکھلے خم

یاد آتے ہین جب چمن مین رخسار
ہر گل ہے نظر مین خار سے کم

کھچواؤن کفن پہ نقشۂ چشم
ہون گور مین حورِ عین فراہم

کیا گلشنِ رخ کی لکھون توصیف
ہوش اڑتے ہین یان برنگِ شبنم

ہر حال مین ہے مثال عنقا
ہو گا - نہ ہے - اور ہوا نہ ہمدم

مداح شہِ امم ہے فرحت
کیا غم ہے ہوا وسکی مدح یا ذم

داغِ حسرت کسکے دیدارِ رخِ پر نور کا
گور مین دکھلا رہا ہے جلوہ برقِ طور کا

دھیان ہے کسکی نگاہِ دیدۂ مخمور کا
ہے مزا خونِ جگر مین بادۂ انگور کا

کیا عجب ہر نالہ گر ہمدم ہو نفخِ صور کا
پھر محشر ایک بپا ہے مرے ناسور کا

دم بدم عالم دگرگون ہے دلِ مہجور کا
ہو حریف اصلا دمِ عیسیٰ نہ اس رنجور کا

بعدِ مردن بھی ہے نفرت منتِ اغیار سے
کام داغِ دل سے لیتا ہون مین شمعِ گور کا

ڈھونڈھتا ہے کیون اثر ہجر یکین عرش مین
نالہ یک تیرِ ہوائی ہے نشانہ دور کا

دعویٰ ہمرنگی کا اوس زلفِ سیہ سے ہے مگر
روسیہ ہونا بجا ہے ہر شبِ دیجور کا

خون فشانی کا نہین کھلتا ہے عقدہ چشمِ تر
کھل گیا ٹانکا ہے شاید دل کے پھر ناسور کا

کیون دلِ مجروح کو ضبطِ فغان کی ہے ہوا
ہے اثر آہِ سحر مین مرہمِ کافور کا

عشقِ احمدؐ کا خ مونیت پاس غم ہے می یہان
ہون نہ مین مشتاق تسنیم و قصور و حور کا

جبہہ پر داغِ غلامی کا نہ رکھتا گر نشان
چرخ پر اڑتا پھرا اکب مہہ پرنور کا

حق اگر پوچھو تو ہے احمدؐ احد۔ ڈرتے ہین ہم
حق کے کہتے کھچ گیا سر دار پر منصور کا

خونِ حاسد غازۂ معشوقِ نصرت کیون نہ ہو
کلک ہے ستھرا آوین ہمدمِ ساطور کا

گر نہ ہوتی فکرِ روشن رونقِ بزمِ سخن
نام بیان کا فور ہوتا فرحتِ مغفور کا

مژدۂ وصل کی کیا ہجر کی شب چلتی ہے
کسی افسون سے بلا سر سے نہین ٹلتی ہے

بات تقدیر کی تدبیر سے کب ٹلتی ہے
اٹریان لاکھ گھسین ایک نہین چلتی ہے

پھر گیا باغِ تمنا پہ یہ پانی ای چشم
شاخِ امید نہین پھولتی ہے پھلتی ہے

غمِ شبِ ہجر کا دل سے نہ گیا روزِ وصال
آگے کالے کے کوئی شمع نہین جلتی ہے

دُہن مین آبرو نہی کی ہے دلِ آغشتہ بخون
سرِ مظلوم پہ اک تیغِ دودم چلتی ہے

حالِ مقتولِ تپِ عشق پہ ہے حال سے دال
شمع بیوجہ نہ تربت پہ مری جلتی ہے

اس چمن کی نہ اڑا لائی ہوا مرقد مین
کیون ہوا خلد کی پنکھا مجھے اَجھلتی ہے

صورتین لاکھون ڈھلین فرق کے سانچے مین مگر
نہ ڈھلی یون نہ ڈھلیگی نہ کوئی ٹلتی ہے

خوف تاریکی تربت سے نہین اک ذرہ
مشعلِ داغِ جگر آٹھ پہر جسلتی ہے

ساتھیان چھوٹ گئے دشت مین آئی ہے قضا | کفِ افسوس فقط یاس گھڑی ملتی ہے

دیتی ہے ساغرِ کوثر کی بشارت فرحت
چشم کے دھیان مین بوند آنکھ سے جو ڈھلتی ہے

ق

گریہ مین ضبط نہین آہ مین تاثیر نہین | کوئی تدبیر مری مانعِ تقدیر نہین
کسکا دل دہن مین تری زلف کی دلگیر نہین | کون مجنون ہے۔ کہ وابستۂ زنجیر نہین
یادِ ابرو مین نہ دل صرف بنا قبلہ نما | کیا تڑپنے مین جگر طائرِ تکبیر نہین
نمِ مژگان نے کیا خلق کا انگشت نما | لختِ دل کون ہے جس سے مری تشہیر نہین
سینہ کوبی گہے گہہ مشغلۂ آہ و فغان | دل کے بہلانیکو کچھ یہ فرامیر نہین
خفتہ بختی مین ہے اُس غیرتِ یوسف کا خیال | مجھپہ کھلتی کوئی اس خواب کی تعبیر نہین
قوسِ گردون پہ ہر آن ظلم کا چلا ہے چڑھا | کب جگر ناوکِ اندوہ کا نخچیر نہین
بزمِ دل داغ سے پُرنور ہے بے منتِ غیر | ہے یہ وہ شمع جسے حاجتِ گلگیر نہین
لکھی قسمت مین ہے گردش۔ یہ فلک سے بدنام | یہہ خطا اپنی ہے کچھ غیر کی تقصیر نہین
دعوی ہمتابی کا باطل ہے اگر حق کہیئے | مہ کا کیا ذکر ہے یہہ مہر مین تنویر نہین
یہہ ہے وہ نقش۔ کہ نقاش ہے جسپر مفتون | یہہ وہ تصویر کھچی یون کوئی تصویر نہین
خالقِ لوح و قلم خود ہے نبی کا مداح | کیا لکھین اہلِ قلم طاقتِ تحریر نہین

یک جہان جس سے مسخر ہے یہ وہ سحرِ حلال
بڑھکے فرحت کوئی اس سے فنِ تسخیر نہین

کسنے ممنون کیا کرکے مسلمان ہمکو
ہند مین ہاتھ لگی دولتِ ایمان ہمکو

کسکی الفت سے ہوی الفتِ سبحان ہمکو
کسکی قربت نے کیا واصلِ یزدان ہمکو

خلد سے کام نہین ہے میسر ہے رضوان ہمکو
بڑہکے جنت سے ہے شہر کا گلستان ہمکو

ہم ہین مفتونِ خط و عارضِ محبوبِ خدا
کب خوش آئیگی بہارِ گل و ریحان ہمکو

عمر بڑہتی ہے تو پھر جوشِ جنون بڑہتا ہے
وحشت اب کھینچتی ہے گھر سے بیابان ہمکو

دھجیان جیب کی وحشت مین اڑائین یا تنگ
دیکھ دامن مین لیا وحشت نے عریان ہمکو

خلد مین کرتے ہین جب چشمِ نبیؐ کی توصیف
حورین آنکھون پہ بٹھاتی ہین بصد شان ہمکو

محض بیکار ہے بالین پہ طبیبونکا ہجوم
کام جز وصلِ نبیؐ آئے نہ درمان ہمکو

آؤ جنت کو ای مدّاح بلاتے ہین رسولؐ
مژدہ دیتا ہے دمِ نزع یہ رضوان ہمکو

ہند کے بند سے جان و دلِ بندہ ہین نفور
اب مدینے مین بلالو شہِ ذیشان ہمکو

ہم ہین اک رحمتِ عالم کے ثناخوان فرحت
پھرتی ہے گھیری ہوی رحمتِ رحمان ہمکو

ازل سے دل ہے الجھا عشقِ گیسوی پیمبرؐ مین
نہین معلوم کیا پیچیدہ مضمون ہے مقدر مین

ہے کب ممکن کرین چشمِ دل سے اوسکا نظّارہ
ہزارون خانۂ زنبور ہین اس وزنِ در مین

بیانِ سوزِ دل لکھّین اگر نامے مین ہم اپنا
تو ہوگی مشتعل آتش یقین بالِ کبوتر مین

ہے اوس سے دین و ایمانکو فروغ اور اس سے دنیا کو
تجلّیِ رخِ انور ہے کب خورشیدِ خاور مین

عدم مین ہو تو ہو تا قافِ عنقا ہے نظیر اوسکی
ترے گنبد سے اتبک گنبدِ خضرا ہے چکّر مین ق

شب معراج مین اوسجا په بال افشان ہوجسجا
نہین کچھ طاقت پرواز تھی جبریل کے پر مین

نہ پاؤ گے اگر ڈہونڈہو گے حسن عارض انور
ملک مین حور مین جن و پری مین ماہ و اختر مین

فقط ہے آپکا ہمکو سہارا یا رسول اللہ
مصیبت مین بلا مین رنج مین آفت مین ہر شر مین

دم آخر بھی یاد امت کی تھی بھولو نہین اوسکو
لحد مین نزع مین میزان مین پل مین اور محشر مین

کیا تقسیم ان دونونکو حق نے تیری امت پر
مرا حصہ بھی نکلے یا شہ دین خلد و کوثر مین

زبانکو ذائقہ اوس سے ہے اس سے روح کو لذت
حلاوت ہے کہان نعت نبی کی شیر و شکر مین

ہوس فرحت نہین کچھ باغ رضوانکی مجھے بس ہے
ملے گر دفن کو تھوڑی سی جا کوئی پیمبر مین

ت

سبزہ زلف نبی بڑہتا چلا آہستہ آہستہ
جنون پھر پاؤن پھیلانے لگا آہستہ آہستہ

کہین اس جوش گریہ سے نہ اوٹھے نوح کا طوفان
ذرا ای چشم تر آنسو بہا آہستہ آہستہ

یہان ہے لشکر غم خیمہ زن۔کب لبپہ چھالے ہین
مرا آباد ویرانہ ہوا آہستہ آہستہ

ہزارون آفتین فرقت مین سہنی ہین مری جانپر
اجل اب شاق ہے آنا تیرا آہستہ آہستہ

برنگ کاہ مین کاہیدہ ہون ہجر پیمبر مین
اڑا باغ عرب تک ای صبا آہستہ آہستہ

کہین جنبش سے اوسکی اڑنجائے مرغ جان لب سے
چلا ای ضعف اب ناقہ مرا آہستہ آہستہ

ہین نالان چشم کے گشتون پہ حورین شاد آتی ہے
فلک سے آج رونیکی صدا آہستہ آہستہ

ہون زیر بار عصیان پر تری امداد سے شاہا
پہونچ جاؤنگا مین زیر لوا آہستہ آہستہ

جنان تو صیف عارض مین ملی وصف حسن لکھکر
ہوا کوثر پہ بھی قبضہ مرا آہستہ آہستہ

نہ سمجھو نزع کے ہاتھوں سے مضطر آج ہے فرحت
ہلاتی ہے مدینے کی ہوا آہستہ آہستہ

ق

یادِ بسِ شکِ مسیحا کی ہر آن آتی ہے
نام لیتے ہی مری جان مین جان آتی ہے

نہ کوئی مژدۂ وصلِ شہِ دین آتا ہے
نہ مرے جسم مین کچھ تاب و توان آتی ہے

خرمنِ صبر مین اک آگ سی لگجاتی ہے
آہ جب لب پہ مرے شعلہ فشان آتی ہے

دل مین ہی رہگیا شاید ترے خط کا مضمون
خاک سے نکہتِ ریحانِ جنان آتی ہے

سخت تر روزِ قیامت سے ہے ہر ہجر کا دن
موت آتی ہے پہ فرقت مین کہان آتی ہے

ایکدل معرکہ آرا ہو بھلا کس کس سے
یادِ مژگان معہ افواجِ گران آتی ہے

دیکھیے دیکھیے یہہ کون کھڑا روتا ہے
پسِ دیوار سے آوازِ فغان آتی ہے

آمدِ فصلِ بہار آج ہے ہر گلشن مین
میرے گلزارِ تمنا مین خزان آتی ہے

راحت و رنج دو روزہ سے ہون یکسر آزاد
نہ خوشی سو دکی نے فکرِ زیان آتی ہے

ہمزبانی کا کرے کیا کوئی دعویٰ فرحت
ہمصفیرون کو نہ ٹکسالی زبان آتی ہے

ق

چھپایا دل مین ہم نے سوزِ جان کو
کرین کیا نالۂ آتش فشان کو

نہ واقف تھا کوئی داغِ جگر سے
کیا فاش آہ نے رازِ نہان کو

لگی جان قسمت اپنی آزمانے
جو نکلا خنجرِ عزمِ امتحان کو

وہ مجنون ہین کہ کتّے باؤلے ہون
اگر سونگھین ہمارے استخوان کو

خرامِ شاہ نے معراج کی شب — کیا زیر و زبر دونون جہان کو
کرین موسیٰ نہ دعویٰ ہمسری کا — نہ نسبت طور سے ہے لامکان کو
سنی زائر سے جب توصیف بطحا — بھلایا دل سے شوقِ گلستان کو
ترے کوچے سے دون کیونکر اوسکو تشبیہ — کہان نسبت ہے اس سے کہکشان کو
ثمر لایا نہ نخلِ آرزو حیف — کہ پہونچی ہے بہار آخر خزان کو
نہ کرتے ضبط اگر ای جوشِ وحشت — نکلتے پھاند کر ہم آسمان کو
خریدیگا نہ جنسِ عیشِ جنت — جو دیکھے پارسا غم کی دکان کو
کیا ہے طالعِ خفتہ پہ ٹیکا — کہان کی نیند چشمِ پاسبان کو
چمن مین دل جلے کرتے ہین فریاد — سنبھالو ہمصفیرو آشیان کو
ازل سے تا ابد ڈھونڈھا نہ پایا — کہان پھر پائین ہم آرامِ جان کو

ہے قصہ طول فرصت عمر تھوڑی
ہو کب انجام تیری داستان کو

ج

باغِ یثرب کی ہوا کب تنگ کے چنواتی نہین — مجھکو کب موجِ صبا زنجیر پہناتی نہین
ہجر مین کب موسلادھار آنکھین برساتی نہین — شاخِ غم کسدن مری نشو و نما پاتی نہین
فرقتِ شاہِ عرب کب مجھکو کلپاتی نہین — جان ہے بیکل اسقدر۔ کل آجکل پاتی نہین
کیون نسیم اوس غیرتِ گل کی خبر لاتی نہین — بلبلِ جانِ حزین کی جان مین جان آتی نہین
ہند سے سوی عرب تقدیر لیجاتی نہین — زندگی کی اب کوئی صورت نظر آتی نہین

سیکڑون دریا بہے ابرِ مژہ سے روز و شب
لطفِ پیچ و تابِ گیسو سے ہے یکسر منفعل
پوچھیا آتا بندھا۔ یا خوابِ نوشین مین ہے بخت
بخت کچھ سیدھا ہوا نے پیچ و تابِ دل گیا
نزع مین ہاتھ آئی پابوسی نہ سر قربان ہوا

آرزو کی ایک ٹہنی بھی ثمر لاتی نہین
موجِ دریا سر عبث ساحل سے ٹکراتی نہین
خواب مین بھی منزل اب منہہ اپنا دکھلاتی نہین
کج ادائین چرخِ کجرفتار کی بہاتی نہین
جان جاتی ہے کوئی امید بر آتی نہین

پاؤن رگڑا سر دھنا فرصت نہ یثرب کو گیا
بگڑے جب تقدیر کچہ تدبیر بن آتی نہین

سر مرا خاکِ آستان نہ ہوا
ہون بگولے کیطرح خانہ بدوش
جب زبان رک گئی کیا نہ یک آہ
کب ہوای ایاغِ زمزم مین
پسکے مین خاک مین ملا شب و روز
یاس و حرمان ہین مونس و غمخوار
زخمِ دل گل کھلائے ہین نئے
لب تک آتا نہ حالِ دردِ جگر
نیستی مین تھی اپنی ناموری
سر ہوا تیغ کا نہ منت کش

سرمۂ دیدۂ جہان نہ ہوا
باغِ یثرب مین آشیان نہ ہوا
گل ہوی شمع کچہ دھوان نہ ہوا
دم بخود لیکے ہچکیان نہ ہوا
آسمان کب عدوی جان نہ ہوا
کبھی آوارہ خانمان نہ ہوا
باغ یہہ موردِ خزان نہ ہوا
زخم کیطرح بے زبان نہ ہوا
شکلِ عنقا مین بے نشان نہ ہوا
بارِ غم سے مین سر گران نہ ہوا

پسرِ نوح کی طرح مین کبھی
شکرِ حق ننگِ خاندان نہ ہوا

بدمزا اتنا نہ مجھسے کوئی مین کب
نمکِ خوانِ خانمان نہ ہوا

نہ کسی سنگ دل کا دل مین خیال
کعبہ سینہ مسکنِ بتان نہ ہوا

روسیاہون کو شوقِ باغِ جنان
سرخ رو کیا ہوون جو یہان نہ ہوا

کہنہ مشقی ہے شعر سے ظاہر
وصفِ منت کشِ جہان نہ ہوا

ہو نمین فرمان روائے ملکِ سخن
کس زمین پر مین حکمران نہ ہوا

ہم کبابون کے چھلکے چھوٹ گئے
جز کریم ایک ہمعنان نہ ہوا

جانے فرحت کو عالمِ بالا
زیرِ گردون مین شادمان نہ ہوا

کس خضرؔ کے ہمراہ سکندر رہے ہمارا
آئینۂ دل غم سے مکدر رہے ہمارا

سیماب کہون برق کہون یا پرِ پرواز
قابو مین نہ دم بھر دلِ مضطر ہے ہمارا

یک زخم بھر آیا تو ہزارون گئے آ لے
کیا دشمنِ جان چرخِ ستمگر ہے ہمارا

ہر دم ہے بندھا کس رخِ رنگین کا تصور
دل مطلعِ خورشید سے انور ہے ہمارا

ق

ہم صدق سے مداحِ شہِ ہر دو سرا ہین
دنیا مین تو کیا نام فلک پر ہے ہمارا

ہم ساحلِ مقصود کی رہ گم نہ کرینگے
جو رہبرِ الیاس ہے رہبر ہے ہمارا

وہ بندۂ بیدامِ شہنشاہِ امم ہین
رتبہ جم و دارا سے فزون تر ہے ہمارا

منعم جو ہین کرتے ہین فدا تم پہ زر و سیم
مفلس تو ہین ہم زر کے عوض سر ہے ہمارا

الجھا ہے اگر دامنِ دل خارِ خطا مین — کیا فکر کہ تو حامی و یاور ہے ہمارا
قسمت سے ملی خسروی اقلیم الم کی — حرمان و غم و یاس ہی لشکر ہے ہمارا
کھو بیٹھے دل و تاب و توان زلف کی دھن مین — ہے ہات شبا شب ہی لٹا گھر ہے ہمارا
کیون قبر سے ہم نکلین نہ ملنے کی ہے طاقت — یون بارِ معاصی سے نگون سر ہے ہمارا
کیا طائرِ جان اڑ گیا تھا یادِ دہن مین — جنت مین نشیمن لبِ کوثر ہے ہمارا

ممدوح بنا ہے مہِ گردونِ شفاعت
فرحت رہو خوش اوج پہ اختر ہے ہمارا

ج

نزع مین منھ دکھا دیا کس نے — باغِ رضوان بھلا دیا کس نے
غمِ دارین تھا گریبان گیر — کشمکش سے بچا دیا کس نے
چاہ مین لبکی دل تو کھو بیٹھے — چشم سے خون بہا دیا کس نے
جسم پر کچھ چنے سے بھنتے ہین — دل مین مجمر لگا دیا کس نے
رخِ رنگین کا دھیان تھا دمِ مرگ — گور سے گل اگا دیا کس نے
ماہ کی طرح دیکھے داغِ جنون — دلکو بالا بتا دیا کس نے
دل شکستہ ہوا نہ تھا ابتک — کعبہ ای چرخ ڈھا دیا کس نے
لوحِ دل سے بشکل حرفِ غلط — لفظِ عشرت مٹا دیا کس نے
ضعف سے نامِ اشک تھا عنقا — شعلۂ دل بجھا دیا کس نے
شبنم آسا تھا روز و شب گریان — گور کی شب ہنسا دیا کس نے

دم نکلتے ہی ہجر کا جھگڑا — دم کے دم مین مٹا دیا کس نے
آہِ سوزان۔ بتا دے مرقد مین — آج سلگا دیا دیا کس نے
نور سے اپنے بزمِ امکان کو — رونق افزا بنا دیا کس نے
کسکے روضے پہ مین ملک قربان — سرِ فلک کا جھکا دیا کس نے

کرکے نالہ دمِ سحر فرحت
عرشِ اعظم ہلا دیا کس نے

ق

آبروے ابرِ نیسان اور ہے — آبروے سلکِ دندان اور ہے
داغِ سوزان کی ہے سوزش اور شے — تابشِ خورشیدِ تابان اور ہے
گرچہ تھے یوسف بھی زندان مین اسیر — قیدیِ چاہِ زنخدان اور ہے
گل بھی ہنستے ہین تو دو دن کے لئے — دل ترا کچھ زخمِ خندان اور ہے
جسکو کل بخیہ کیا وہ اور پھٹا — ناصحا یہ چاکِ دامان اور ہے
ہے مدینے کی فضا ایمان فزا — جانفزا سیرِ گلستان اور ہے
کیا ہے نسبت نافہ تاتار سے — تارِ تارِ زلفِ پیچان اور ہے
ہے خطِ عارض سے ریحان منفعل — یہہ خطِ تفسیرِ قرآن اور ہے
گل مین ہے اک رنگ و بوی شاہِ دین — یہہ بہارِ باغِ ایمان اور ہے
آبِ تیغِ عشق نے بخشی حیات — خضر ہے اور آبِ حیوان اور ہے
کب طبیبونکی دوا سے ہو شفا — میرے دردِ دلکا درمان اور ہے

سنکے حالے نے کہا بیساختہ
کون فرحت سا غزل خوان اور ہے؟

شب شباب ہوئی اختتام قُم قُم قُم
ق کر اپنے کوچ کا کچھ اہتمام قُم قُم قُم

ہے صبح پیری عیاں تیری ریش ابیض سے
ہو مژدہ آیا اجل کا پیام قُم قُم قُم

ای خفتہ بخت تری کب عبث ہے پشت دوتا
ہے تجھکو موت کا لائی سلام قُم قُم قُم

پئیگا توبہ کا قل کر کے جامِ مُل کبتک
ہے تیری عمر کا لبریز جام قُم قُم قُم

مشی تو بہر عبادت کر آج تا مسجد
کہ کل کریگا جنازہ مین خرام قُم قُم قُم

خدا کا حکم ہے وہ سر جھکا کے کہہ لبیک
جو کہہ رہا ہے مؤذن مدام قُم قُم قُم

ہے تجھکو بندگی صبح مرہم کافور
گہنہ کے زخم کا ہو التیام قُم قُم قُم

سنبھال ہوش مل آنکھین کہ کارواں ہے رواں
نہ خوب خواب کا ہے انصرام قُم قُم قُم

کریگا بندگیِ حق گر آج۔ کل تیرے
خواص حورین ہون غلمان غلام قُم قُم قُم

اٹھاوین رکھ کے نہ اقدام سے سر جبتک
کھڑے ہین حشر مین خیر الانام قُم قُم قُم

مقام ادب کا ہے کر بزم نعت کی تعظیم
یہ شاہِ دین کا ہے دربارِ عام قُم قُم قُم

بجائی نعت لکھون کچھ۔ تو طبع کہتی ہے
ہے اوس سے بڑھکے نہین کوئی کام قُم قُم قُم

سفر ہے دور کا منزل کڑی ہے آ گئی گھڑی
کر اپنے توشہ کا کچھ انتظام قُم قُم قُم

قیام چاہیے جنت مین تجھکو روزِ قیام
تو کر رکوع و سجود و قیام قُم قُم قُم

اٹھیگا تب ہی تو شاید فرشتہ بالین پر
کہیگا موت کا جب لا کے جام قُم قُم قُم

کچھ آج بوتے - دنیا ہے مزرع عقبیٰ
یہ سونے کا نہین فرحت مقام قم قم قم

کسی غم سے بظاہر روز و شب آنسو بہاتا ہے
فلک ہمکو رلانیکا یہ فی الباطن بہانہ ہے

کبھی وحشت کبھی دہشت کبھی ہے دشت پیمائی
بہر حال آجکل حالت ہماری وحشیانہ ہے

ادھر جگر افشان آہین ادھر ہین اشکریز آنکھین
ہمارا آج وقف برق و باران آشیانہ ہے

ترے کشتونکو ہرگز سایبان کی ہے نہین حاجت
تری رحمت کا تربت پر ہماری شامیانہ ہے

کمانکی شکل جسد ان سے بنی ہے پیر گردونکی
ہمارا طائر دل ناوک غم کا نشانہ ہے

پھنسے ہین تا دم مردن تعلق کے سلاسل مین
ہم آزادانہ مشربکو جہان اک قید خانہ ہے

نہ جاؤن پر نہ جاؤن جیتے جی کوچے سے ہم تیرے
رہون جبتک مرا سر اور سنگ آستانہ ہے

کمیت عمر بگٹٹ دوڑتا ہے دشت غفلت مین
نہ میرے ہاتھ مین کوئی عنان نے تازیانہ ہے

تلاش گوہر مقصد مین کالے کوس جاتے ہین
نہین معلوم قسمت مین کہانکا آب و دانہ ہے

پتا ہمسے نہ پوچھو دوستو کچھ اپنے مسکن کا
نہین دنیا ہی دو دن ہمسے ٹھکانونکا ٹھکانہ ہے

منور ہے ہماری روشنی طبع روشن سے
کبھی گر روز کو شب کو یہ نیرنگ زمانہ ہے

بھرے ہین اسمین ٹکسالی زبانکے سیکڑون سکے
اگر ہین قدردان ورثا تو یہ گاڑا خزانہ ہے

ملے عشاق کو خط فرحت اس شیرین کلامی کا
قسم فرہاد کی شیرین سے شیرین یہ فسانہ ہے

یاد آتا ہے رخ شاہد سبحان مجھکو
حق نے صد شکر کیا حافظ قرآن مجھکو

خارِ صحرای جنون نے گل و ریحان مجھکو
صحنِ گلزار ہے ہر دشت و بیابان مجھکو

کسکی بکھری ہوی زلفونکا ہے سودا سر مین
شب بھر آتے ہین نظر خوابِ پریشان مجھکو

دل کے ہی ساتھ لٹا قافلہ ہوش و حواس
شبِ ہجران نے دکھایا رخِ حرمان مجھکو

سخت تشویش ہے منزل پہ مین پہنچون کہ نہین
ساتھیان چھوڑ گئے بے سر و سامان مجھکو

دھجیان کسکی بکھیریگا تو ای دستِ جنون
نہ گریبان ہے نہ ہے جیب نہ دامان مجھکو

کیون نہ ہو آبلہ پائی مری منّت کشِ خار
دشتِ غربت مین ہوا درد ہی درمان مجھکو

کم نہین کاہ سے مین ہے وہ اگر کاہربا
کھینچ لیجائیگی خاکِ عربستان مجھکو

جاؤن دنیا سے اگر دولتِ ایمان کیساتھ
تختہ تابوت کا ہے تختِ سلیمان مجھکو

شبنم آسا ہوی رونے مین بسر عمر ای چرخ
شکلِ گل تونے کیا تھا کبھی خندان مجھکو

کیا کرون کھولکے دل بادیہ پیمائی - کہ ہے
وسعتِ ہر دو جہان گوشۂ زندان مجھکو

عرش تک بال‌فشان ہون بہ تلاشِ مضمون
طایرِ سدرہ کہون گر مین ہے شایان مجھکو

آجکل میری زبانکو ہے سخن سے نفرت
شاید اب ہے سفرِ شہرِ خموشان مجھکو

بس ہے گر خاکِ مدینہ ہو نصیب فرحت
اب نہین اسکے سوا اور کچھ ارمان مجھکو

ج

رنج قسمت مین ہے کیا - کیا معلوم
نام راحت کا ہے عنقا معلوم

زخمِ دل لائے نہ ابتک انگور
ثمرۂ باغِ تمنا معلوم

نہ پلایا کبھی جامِ عشرت
گردشِ گنبدِ خضرا معلوم

میرے نالے سے تھر آتا ہے فلک
نغمۂ بلبلِ شیدا معلوم

جو ہین مخمورِ مئ عیش و نشاط
نشۂ بادۂ غم کیا معلوم

شش جہت مین ترا چلتا ہے پتا
ہمکو کعبہ نہ کلیسا معلوم

حشر مین وصل کا وعدہ ٹھہرا
کارِ امروز ہے فردا معلوم

تیری اک ذات مین ہین جملہ صفات
دمِ عیسیٰ یدِ بیضا معلوم

غیرتِ خور رخ و رخ رشکِ قمر
مجمعِ نور سراپا معلوم

شبِ معراج ہوا فرشِ قدم
رفعتِ عرشِ معلیٰ معلوم

قم باذنی سے ہوے یان احیا
ہمکو اعجازِ مسیحا معلوم

نعتیہ شعر نہ لکھتا ہون عبث
راہِ عقبیٰ کا ہے توشا معلوم

معتبر کب ہے حیاتِ انسان
ہے حبابِ لبِ دریا معلوم

ناخدا ہے بخدا دریا دل
پار ہو جائیگا بیڑا معلوم

ہے ترا عالمِ بالا پہ دماغ
ہمکو فرحت یدِ طولیٰ معلوم

ج

آج فرحت سے دکن چھوٹ گیا
حیف بلبل سے چمن چھوٹ گیا

تن سے جان جانسے تن چھوٹ گیا
رشتۂ شمع و لگن چھوٹ گیا

دیکھہ تسنیم پہ رضوان نے کہا
قیدِ چاہِ ذقن چھوٹ گیا

وصفِ لب مین نہ لکھا ہے ہات
ہاتھہ سے لعلِ یمن چھوٹ گیا

ذکرِ نبی مین جبین کو بھولا | ملگئی گور کفن چھوٹ گیا
بخت ہے درپیِ رنج از سرِ نو | ستمِ چرخِ کہن چھوٹ گیا
جب بنے آپ شفیعِ مطلق | قیدِ دوزخ کا تہا ظن چھوٹ گیا
سنکے توصیفِ گلستانِ عرب | شوقِ جنت ہمہ تن چھوٹ گیا
کیا خطا مدحتِ گیسو مین ہوی | ملک سے ملکِ ختن چھوٹ گیا
لبِ کوثر پہ مین پہونچون کیونکر | وصف مین ذکرِ دہن چھوٹ گیا
جب ہوی قدر شناسی معدوم | تھا جو کچھ شوقِ سخن چھوٹ گیا

آج تک اوسکو وطن مین تھا سفر
ابکے فرحت سے وطن چھوٹ گیا

لیجای کب خدا مجھے اوس سرزمین پر | ق جسجا ہے سیرِ عرش تیسر زمین پر
سوطرح حظ اٹھائینگے ہم باغِ طیبہ مین | لطفِ جنان ہے ہم کو سراسر زمین پر
وہ پرضیا تہا نامِ خدا روی مصطفےٰ | آتا تہا دیکھنے مہِ انور زمین پر
سنگ و شجر ہون اوسکے اگر رام کیا عجب | گھستے مین اہلِ چرخ وہان سر زمین پر
یکدم کے دم مین عرش سے گزرے گئے دنی | ملکر خدا سے آئے پیمبر زمین پر
گرہو زمین کعبہ وگر ہو زمینِ خلد | یثرب کو فوقیت ہے یقین ہر زمین پر
زمزم مین ذایقہ نہین کم شہد و شیر سے | ہے ہمکو فضلِ شاہ سے کوثر زمین پر
جسوقت مہرِ برجِ نبوت تہا مین نہا | کم ہوگا مجھ سا کوئی بداختر زمین پر

فرحت تجھے سکندرِ شعرا نہ کیون کہین | ق | ہر بحر پر ہے قبضہ ترا ہر زمین پر

نہ مدینہ گیا۔ نہ پیام آیا یہہ بہی نہ ہوا وہ بھی نہ ہوا
نہ یہ حکمِ قضا۔ نہ وہ مطلب ادا یہہ بہی نہ ہوا وہ بھی نہ ہوا

نہ وہ دیکھا جمالِ شاہ ِرب۔ کہ جو تہا بہ حجابِ عین عرب
ہوی جان نہ فدا۔ نہ نقاب الٹا یہہ بہی نہ ہوا وہ بہی نہ ہوا

دل باغ۔ صبا ہے آہِ سحر۔ ہے ابرِ بہاران دیدۂ تر
اک گل نہ کہلا۔ نے جام ملا یہہ بہی نہ ہوا وہ بہی نہ ہوا

ہے ہجر مین تن من کا جھگڑا بن بن کے وصال آخر بگڑا
یہہ اوس سے نہ وہ اِس سے چھوٹا یہہ بہی نہ ہوا وہ بھی نہ ہوا

چلتا ہے جگر پر خنجرِ غم۔ خونبار ہے ہر دم دیدۂ نم
نے زخم بھرا۔ نے خون تھما یہہ بہی نہ ہوا وہ بہی نہ ہوا

ہے بلبلِ دل گردن زدنی۔ گلزارِ جہان کی خاک چھنی
وہ گل نہ ملا۔ نے گل کا پتا یہہ بہی نہ ہوا وہ بہی نہ ہوا

امید تھی دونون مقصدِ دل یا مرقد و نزع مین جائینگے مل
قربان نہ ہوا نہ قدم چوما یہہ بہی نہ ہوا وہ بہی نہ ہوا

گردابِ معاصی مین ہون پہنسا ہے سر پہ سیہ بختی کی گھٹا
پایا کوئی بیڑا۔ نے نیّا یہہ بہی نہ ہوا وہ بہی نہ ہوا

نے دامن صحرا ہاتھہ آیا - جی بھر کے نہ غربت مین رو یا
جامہ نہ ملا - نے غسل ہوا یہہ بہی نہ ہوا وہ بہی نہ ہوا
کیا فرحت بخت ہین روٹھہ گئے تدبیر کے چھکے چھوٹ گئے
نے آہ رسا نہ اثر بہ دعا - یہہ بہی نہ ہوا وہ بہی نہ ہوا

ج

ہجر مین اشک کب روان نہ ہوا — نالہ کب زنگِ کاروان نہ ہوا
دیدہ کس روز خون چکان نہ ہوا — جیب کب رشکِ گلستان نہ ہوا
غم سے کسوقت نیم جان نہ ہوا — کب جگر تودۂ سنان نہ ہوا
کوہِ احمد مین آشیان نہ ہوا — جیتے جی سائرِ جنان نہ ہوا
نہ ہوا زخمِ دل کبھی انگور — بار ور میرا گلستان نہ ہوا
شوق تہا دل کو میزبانی کا — تو کبھی اوسکا میہمان نہ ہوا
قاب قوسین و عرش او ادنیٰ — جلوہ گر تو کہان کہان نہ ہوا
تیرے اسرار کوئی کیا جانے — جز خدا کوئی رازدان نہ ہوا
ہے نہ موسیٰ کو بہی تری قربت — تیرا عیسیٰ بہی ہمقران نہ ہوا
تجہسے ہے بزمِ کن فکان روشن — تو فقط شمعِ خاندان نہ ہوا
کب تھا قامت زمین پہ سایہ فگن — ابر کب تیرا سایبان نہ ہوا
ہاتھہ آئے پتا نہ عنقا کا — تیرا ثانی کہین عیان نہ ہوا
دو بدو تھین مصیبتین شب و روز — میرا کس روز امتحان نہ ہوا

اس سے چھینٹے پڑ گئے لالے — کوئی جز دل عدوئے جان نہ ہوا
ہون مین پیری مین بھی ترا مداح — کیا مرا بخت نوجوان نہ ہوا
طائر فکر ہے وہ اوج پذیر — مرغ سدرہ ہم آشیان نہ ہوا
نعت سے سرخ رو اگر ہون مین — خون دل میرا رائیگان نہ ہوا

ہے سخن لعل بے بہا۔ فرحت
کیا ہے غم کوئی قدر دان نہ ہوا

ج

چرخ چارم سے نہ کچھ عرش بریں کم پایا — ہم نے عیسیٰ کو بھی پایا نہ ترا ہمپایا
تیرے آنے سے مسیحا نے بہی آدم پایا — خلعت عفو خداوند سے آدم پایا
کوئی مژدہ تو نہین حیف شب غم پایا — شادی و غم کو کبھی ہم نے نہ توام پایا
نام ہی نام ہے تا قاف فقط فرحت کا — ہم نے جسم اوسکا تو عنقا سے نہین کم پایا
ہے تو شیرازۂ مجموعۂ امکان و قدم — تو نہ آیا تو ان اوراق کو درہم پایا
انس و جن کیا ہین ترے دونون جہان زیر نگین — نقش ایسا نہ سلیمان کا خاتم پایا
سجدہ کرتے تھے شجر صدق سے گویا تھے حجر — نطق اعجاز سے جس گوشت مین تھا سم پایا
نام لینے سے ملا جان حزین کو آرام — ذکر کو تیرے مرے زخم کا مرہم پایا
یاد ابرو ادہر آئی سر اودہر ہو گیا خم — ہم نے محراب حرم مین بھی نہ یہ خم پایا
تیری انگشت شہادت سے ہوا ماہ دو نیم — کسی شمشیر کے سینے مین نہ یہہ دم پایا
کسنے پایا ہے یہ رتبہ یہ شرف یہہ اعجاز — ابن عمران نے کیا نے بن مریم پایا

آنکھیں تیرا انجم کی بدلکر ہی ڈرایا ہر شب
ہجر مین چرخِ ستمگار کو برہم پایا

ضبط کی ایک نہ چلی صبر ہوا اور یا برد
اشک کی سیل کو صد رشکِ دہ یم پایا

صرف کہنے کو مرا نام ہے فرحت لیکن
غم پہ غم چرخِ جفاکار سے پیہم پایا

ج

ہو یاور طالعِ خود سر ہمارا
ہو روضے پر پڑا خود سر ہمارا

لحد مین بھی ہے دیدہ تر ہمارا
کفن پانکی ہے چادر ہمارا

تھمانے سے نہین تھمتے ہین آنسو
نہ قابو مین دلِ مضطر ہمارا

پرافشانی کرین کیا ہمصفیرو
قفس ہے گنبدِ بے در ہمارا

ہے قالب ہند مین جان ہے عرب مین
ہے بیڑا اس کشاکش پر ہمارا

خیالِ قامتِ سرور نے باندھا
نشیمن شاخِ طوبیٰ پر ہمارا

اسے سمجھے تھے ہم اللہ کا گنبد
عدو ہے گنبدِ اخضر ہمارا

اٹھایا چشم نے طوفان پہ طوفان
ہے اب تک حیف دامن تر ہمارا

ہو سیرِ گلشنِ جنت میسر
ہو کوئی مصطفےٰ مین گھر ہمارا

نہ ہونگے لعل و مرجان اسکے پاسنگ
تر اگر سنگِ پا ہو سر ہمارا

پیا ہے خلد مین ہون دورِ ساغر
ہے قاسم ساقیِ کوثر ہمارا

ثنا خوان سایرِ افلاک کے ہین
ہے طالع اوج پر اختر ہمارا

زمین سے ہم نے اب تک پائے مضمون
سبق قسمت آج گردون پر ہمارا

رقم کچھ ہو تو ہو احوالِ معراج
قلم جبریل کا ہو پر ہمارا

جرائم مین ہزارون کسکو معلوم
ہو گیا فیصل دمِ محشر ہمارا

ہوی آدم کی توبہ جس سے مقبول
وہی ہے حامی و یاور ہمارا

اتاری پار جسنے کشتیِ نوح
وہی الیاس ہے رہبر ہمارا

ہوی گلزار جس سے نارِ نمرود
وہی ہے شافعِ محشر ہمارا

لحد سے جب اٹھین فرحتؔ تو ہو گا
کفِ پای نبیؐ اور سر ہمارا

ای امنِ جہان ہے تو شاہِ جہانِ فیض
ساری جہان کا فیض ہے جسم اور تو جانِ فیض

فیضِ قدومِ پاک سے ہے دہر بہرہ ور
کونین فیض یاب ہے اور ہے تو کانِ فیض

یلدای کفر ہو گئی اسلام کی سحر
کیونکر کہین نہ تجکو خورِ آسمانِ فیض

امت ہے سیرِ گلشنِ جنت سے مستفیض
یون ڈہڈہا رہا ہے ترا گلستانِ فیض

فیاض ڈالتے ہین سپر تیرے سامنے
لہرا رہا ہے عرش پہ تیرا نشانِ فیض

بجتی تھی اینٹ اینٹ سے ہوتے اگر نہ تم
باقی ہنوز تم سے ہے نام و نشانِ فیض

اسکی بنا ہوی ہے جہانمین ترے لئے
تیرے سوا ہے کون مکینِ مکانِ فیض

ہو کیون نہ اسکی آو بھگت ہر دیار مین
ہے فیض میہمان ترا تو میزبانِ فیض

ہر اک عزیز دل کو ملا یوسفِ امید
تم سے ہی آجکل ہے روان کاروانِ فیض

پھولے پھلے ہین چار طرف نخلِ آرزو
سرسبز تجھسے اٹھکے پھر بوستانِ فیض

ہر دوزخی کی سوی جنان باگ موڑدی | مدت سے تیرے ہاتھ مین ہی عنانِ فیض
حکام لاکھون آئے گئے اس دیار مین | کوئی ہوا نہ تیرے سوا حکمرانِ فیض
حاتم کا مرغِ روح پھڑکتا ہے گور مین | سنکر بیانِ جوہرِ تیغِ زبانِ فیض
توہی بہارِ باغِ شفاعت ہے حبذا | کیا ہی ہے رنگ و بوی گلِ گلستانِ فیض

فرحت ملیگی تجھکو بھی جنسِ قصور و حور
کھولین شفیع روزِ جزا جب دکانِ فیض

دل اکتا گیا ہے یارب اس جہان سے | مجھے لیچل وہان لایا جہان سے
دھرا ہے سر پہ میرے بارِ عصیان | کبھی ثمرہ ملا باغِ جہان سے
زہے نیرنگِ فرقت ۔ رشکِ گلشن | مرا دامن ہے چشمِ خون فشان سے
یہ حسرت ہاتھ ملواتی ہے ابتک | نہ رگڑا سر نبیؐ کے آستان سے
حرم کیا چیز ہے کیا ہے کلیسا | یہ نکتہ پوچھئے پیرِ مغان سے
نکالو کوی احمدؐ سے نہ مجھکو | نہ آگر کوئی جاتا ہے جنان سے
طرب سے پہلے دل مین بسگیا غم | بہار اس سال مین بدلی خزان سے
جہانمین گرہین توام نفع و نقصان | ہے کوسود و رسود اپنے زیان سے
ہے سب کچھ اپنی قسمت کا الٹ پھیر | نہین کچھ شکوہ دورِ آسمان سے
جو اُمڈا اشک ۔ دل نے ہاتھ دھویا | سکون و صبر گیا سب خانمان سے
عجب کیا آہ میری بے اثر ہو | ہوائی تیر چوکیگا نشان سے

مین کیا جانون کہ ہے کیا چیز پرواز — اڑا ابتک نہ اپنے آشیان سے
ہوا دل جنسِ غم کا ہی خریدار — ملا سودا نہ عشرت کی دکان سے

جہان سے کب ہوا کافور فرحت
ہوی گل شمع بزم دودمان سے

جملہ نبیون مین تو سلطان ہے اللہ اللہ — ق — تیری کیا شان ہے کیا شان ہے اللہ اللہ
کونسی جا تری توصیف نہین قرآن مین — اک ثنا خوان ترا سبحان ہے اللہ اللہ
تو نے مغرب سے کیا مہرِ منور کو پدید — چرخ بھی تابعِ فرمان ہے اللہ اللہ
تیرے آنے سے ہوین جملہ کتابین منسوخ — دین ترا ناسخِ ادیان ہے اللہ اللہ
کیا عجب عرش سے رتبہ ترے ایوان کا بڑھا ہے — تجھکو جبریل سا دربان ہے اللہ اللہ
تیری ہی شان مین لولاک لما حق نے کہا — کیا بزرگی کی یہ برہان ہے اللہ اللہ
واہ کیا گنبدِ اقدس پہ ترے جھکے فلک — ہر سحر صدق سے قربان ہے اللہ اللہ
منفعل گلشنِ یثرب سے ہے گلزارِ جنان — واہ کیسا چمنستان ہے اللہ اللہ
تو نے ایمان دیا عرفان دیا اسلام کیا — ہم پہ کیا کیا ترا احسان ہے اللہ اللہ
شبِ معراج گیا عرش پہ او رحق سے ملا — کس فضیلت کا یہ انسان ہے اللہ اللہ
تختِ رفرف پہ وہ اوجِ ہوا پر سائر — کیا عجب شکِ سلیمان ہے اللہ اللہ
سختیِ نزع نہ کیون تجھپہ ہو آسان فرحت — ذکر لب پر ترے ہر آن ہے اللہ اللہ

اے شہِ انس و جان سلام علیک — ق — باعثِ دو جہان سلام علیک

ہے تو مسند نشینِ عرشِ برین | حق ترا مدح خوان سلام علیک
تری دہلیز مہبطِ جبریل | قدسیان پاسبان سلام علیک
تیرے روضے پہ ہین بصد دل وجان | صدقے نہ آسمان سلام علیک
ہے نہ تجھسا کہین خدائی مین | لامکان کا ہے مکان سلام علیک
دین و دنیا ہین تابعِ فرمان | ای شہِ این و آن سلام علیک
شرق سے غرب تک رہے تا حشر | تیر اسکہ روان سلام علیک
جسمِ بے روح مین رہے اعجاز | پھونکدی تمنے جان سلام علیک
تم سے منشق ہوا۔ ہوا پھر کون | چرخ پر حکمران سلام علیک
بدلی جب تکیہ گاہ حنّانہ | غم سے تہا نوحہ خوان سلام علیک
سنگریزون نے بہی شہادت کو | کھولدی تہی زبان سلام علیک
کیا شجر کیا حجر بوقتِ خرام | کہتے تہے ہر زبان سلام علیک
کیا زمین کا ہے ذکر۔ چرخ پہ ہے | تیرا ثانی کہان سلام علیک
نزع مین قبر مین قیامت مین | ہمکو دیجے امان سلام علیک
سایہ کے بدلے ساتھ ہو امّت | جب ہو سیرِ جنان سلام علیک
ختم مولود ہوگیا فرحت | کہیے باصدقِ جان سلام علیک

غزل نعتیہ زبان اردو بہاشا مین

خاک آٹھ پھر چہانی بن بن پر خاکِ رہِ بطحا نہ ہوا | ق

گردش سے فلک کی پس ہی گیا آنکھوں کا گر سرما نہ ہوا
سب رین کٹی تارے گن گن جان کھوتے بسورتے گزرا دن
نہین ایک نظر و کھلائے جرأت صد حیف کبھی رویا نہ ہوا
ہے لب پر آگیا ہجر مین دم ہر آن ہین دل و جان محوِ الم
بن روئے ہوی نہین سانجھ کوئی اور ہنستے کوئی تڑکا نہ ہوا
سب ہوش گیا اور صبر گیا طاقت ہوی کم اور ضعف بڑھا
دل چور ہوا رنجور ہوا فرقت مین ترے کیا کیا نہ ہوا
حسرت یہ رہی دل مین شاہا ای وای دکن مین آئی قضا
تن میرا ہوا نہین فرشِ قدم سر میرا غبارِ پا نہ ہوا
گلزار گیا جو بار گیا کھار گیا فر خار گیا
پر دل سے مری وحشت نہ گئی کچھ دور مرا سودا نہ ہوا
یک بلبلِ بے پر ہون مین صبا کیا مجھپہ نہ آیا رحم ذرا
گلزارِ عرب تک مین نہ گیا ایسا تو کبھی جھونکا نہ ہوا
جان یادِ مژہ مین وقفِ سنان دل دہیان مین لبکے خون چکان
کبھی مرہم وصل نہ ہاتھ لگا کبھی زخم جگر چنگا نہ ہوا
جب مدحتِ زلف و خالِ نبیؐ واعظ کی زبانی مین نے سُنی
دل میرا اوسی دم صید ہوا یہہ دام ہوا وہ دانہ ہوا

ہمراہ تھا عمر کا سرمایہ غفلت نے راہ مین لوٹ لیا
بازار سے خالی ہاتھ پھرا عقبیٰ کا کوئی سودا نہ ہوا

دریا ہے چڑھا کارے بدرا مینہہ موسلا دھار گھٹن ہے ہوا
گرداب مین لچکا ہے نیا حاصل ابھی تھل بیڑا نہ ہوا

صحرا لیے عرب تک جذبۂ دل لیجائیگا مجھکو بعد فنا
ہے چشم۔ زمین یثرب مین گو دفن مرا لاشا نہ ہوا

چھوٹی سی ہے رات سوانگ بڑا کوزے مین سمائے کب دریا
فرحت ہوی پوری عمر اپنی افسانۂ غم پورا نہ ہوا

دوہرا اوسی زبان اردو بھاشا مین

جاگ اٹھو سب۔ ہو گیا تڑکا دور کی منزل جانا ہے
کھاٹ کھٹولا لنگ لنگوٹا سنگ نہین کچہ لاتا ہے

جاکے بدیسی دیس کو۔ اپنے پیتم سے ہو آنا ہے
ساتھ نگر ایا کارتن ہو مولا کا نذرانہ ہے

سووت سووت رین کٹی سب ہو گئے دریا پار
کھولکے انکھیان غفلت سے کچہ کیجیے سوچ بچار

کیا ہے سنچر سور چندر اکاش کا ہر جوتک
کارج رب کا تو بھی کرلے جبتک ہے جگ باک

جنگل کا ہر ایک ہری جگ ہے اوسکا سوگ
دیوے اجل دستک تو اچانک بجائے بھیک

بالو کی ہے بھیت۔ ترے تن منکی جھوٹی پریت
سوچ مثل ہے سچ موہے بھائی۔ جوگی کے میت

چھائی گھٹا غفلت کی ہے ہر دل کے دل بادل
ہای نظر نہین آوت ہے کوئی بیڑا یا کوئی تہل

اتر دکن پورب پچھم پہ ہے پھر گیا جل
ناؤ نواڑون پر سنتر کے گھڑے نہ کچھ اٹکل

آگے بھنور اور پیٹھ پہ جھگڑا اُڈا ہے دریا
بجرے کا بن گرو محمدؐ نہین کوئی بنیا

دیکھے پلیچ کو ماس اور مچھ غم کھائے ہو کے اداس
جو ہے بز اس من جگ سے اوسے ہے پہائن کی آس

چھوڑ کے سکھ دکھ جھیلے گھر سے ہو جاوین باس
ک بے نِت کبت کیا خوب کہی ہے سنئے بلا وسواس

پلاس کہائین ماس بڑھائین ٹنگ کے کھینچین کھال
ماس ہی کھائین ماس بڑھائین اونکا کیا ہوال

مرنیکے آگے مر جاؤ گھر کو اپنے گور بناؤ
چار عنصر کا ہے تن جو کا جیب مین کچھ دل بہلاؤ

جگ کرنے کو جی سے بھلاؤ لو اپنے مولا سے لگاؤ
آسن مارو تپشا کر لو دیپ اپنے من کا سلگاؤ

من کے بھسم کو تن پہ رما کر منکا پھیرو تم من کا
مارہ من کا ملے جدا جب تنکا تنکا ہو تن کا

فرحت یہ کیا خوب کبت ہے آن نئی ہے نیاری گت ہے
مطلب تو طیبا کی ترتھ ہے ترپت ہے، دل جی ترست ہے

اگلے نہ وہ دن ہین نہ جگت ہی کب کبت کی آؤ بھگت ہے
پھوڑے کرم کی خالی سکت ہی ہر دن پن وان اور برت ہے

ہاتھ اٹھا اور سر کو جھکا کر مانگ اپنے مولا سے دعا
زمزم کا شان ہو حاصل وہ ہو درشن احمدؐ کا

تمت